حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات



مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل فروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب:	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات
مصنف:	علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز:	اکبر بک سیلرز
تعداد:	600
قیمت:	-/120

انتساب

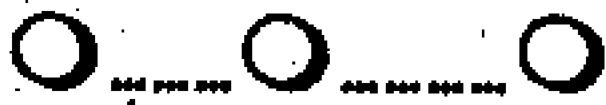
آفتابِ اُمت، شمع دین وملت

حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ

کے نام

وہ پاک نفس و پارسا دین حق سے قبل بھی
بتوں کو کب وہ پوجتا تھا دین حق سے قبل بھی
کہ ہر برائی سے بچا تھا دین حق سے قبل بھی
ہری تھی شاخ پہلے ہی نہ آتے اس پر کیوں ثمر
جہاں جہاں حضور ہیں وہیں وہیں وہ خوش نظر
ہیں مصطفیٰ ﷺ کے ہمسفر ابوبکر ابوبکر

فہرست



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور گروہِ انبیاء علیہم السلام کے سردار اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ ﷺ کی مردوں میں سب سے پہلے تصدیق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا رفیق بنایا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے آپ ﷺ کی دلجوئی فرمائی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہر اس امر اور قول کی تصدیق کی جو آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے جاری ہوا یا وہ امر آپ ﷺ سے سرزد ہوا یہی وجہ ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب احاطہ تحریر سے باہر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی دین اسلام کے لئے جتنی بھی خدمات ہیں ان کا عوض کیا ہے اس کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ خود بہتر جانتا ہے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ میں نے سب انسانوں کے احسانوں کا بدلہ دے دیا مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احسانوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دے گا۔

وہ اپنی مثال آپ تھے زمانے میں
جنے گی نہ کوئی ماں دوسرا صدیق رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بوجہ کثرت صلوٰۃ وصیام تم سے افضل نہیں بلکہ اس طبعی محبت کی وجہ سے افضل ہیں جو ان کے قلب میں میرے لئے موجود ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

الغرض حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔

زیر نظر کتاب ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے قریباً اڑھائی برس بعد ۵۷۲ء میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے جو اپنی کنیت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے مشہور تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب مرہ بن کعب پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا ہیں جو اپنی کنیت ام الخیر رضی اللہ عنہا سے مشہور ہوئیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دین اسلام قبول کرنے میں اوّلیت حاصل ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء میں ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی جان و مال سب کچھ راہِ خدا میں وقف کر دیا۔

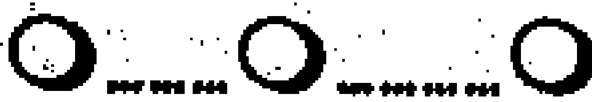
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی چار نسلیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے بے شمار غلاموں کو جو اسلام قبول کر چکے تھے انہیں خرید کر آزاد فرمایا تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہر جنگ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور ہر مشکل گھڑی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے اور کسی بھی آزمائش میں ایمان متزلزل نہ ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ہی لوگوں کی نماز میں امامت فرمائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان تمام امور کو ملحوظ رکھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جاری تھے اور جن کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح حکم موجود تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری بروز سوموار کو تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اتنی ہی تھی جتنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
ہے مقام یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا



قصہ نمبر ۱

لقب ”صدیق“ کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لقب ”صدیق“ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ معراج سے واپس لوٹے اور قریش مکہ کو اپنی معراج سے آگاہ کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ معراج کے بارے میں پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے معراج پر جانے کی تصدیق کرتا ہوں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس تصدیق کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو ”صدیق“ کا لقب دیا۔

ابن سعد کی روایت میں ہے جب معراج شریف میں حضور نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری اس سیر کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ ﷺ کی تصدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب ”صدیق“ اس وجہ سے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کی تصدیق میں جلدی کی اور آپ رضی اللہ عنہ سے کبھی کوئی لغزش نہیں ہوئی۔

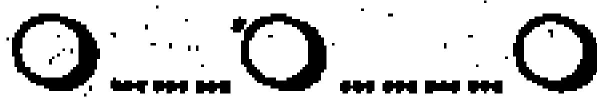
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ احد پہاڑ پر زلزلہ آ گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے پیر سے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

"اے احد! ٹھہر جا تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔"

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام "صدیق" رکھا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ الزمر کی آیت ذیل کی تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

"وہ جو سچائی لے کر آیا اور وہ جس نے اس سچائی کی تصدیق کی وہی متقی ہیں۔"



قصہ نمبر ۲

لقب ”عتیق“ کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے بارے میں اکثر محدثین کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ”عتیق“ تھا۔

عتیق کے معانی آزاد کے ہیں مگر بیشتر محققین و محدثین کا قول ہے ”عتیق“ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز میں اپنے حجرۂ مبارک میں موجود تھی اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حجرۂ مبارک کے باہر تشریف فرما تھے۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”جو لوگ کسی عتیق (آزاد) کو دیکھنا چاہیں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیں۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔

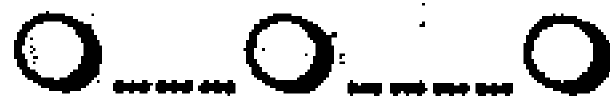
”اللہ عزوجل نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگ سے آزاد کر دیا ہے۔“

چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے بعد آپ رضی اللہ عنہ ”عتیق“ کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''عتیق'' حسن صورت کی وجہ سے کہا جاتا تھا۔''

نہایت متقی و پارسا صدیق اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اتقیا صدیق اکبر ہیں
سبھی اصحاب سے بڑھ کر مقرب ذات ہے ان کی
رفیق سرورِ ارض و سماء صدیق اکبر ہیں



قصہ نمبر ۳

ولادت کے متعلق

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت کے متعلق بیان کیا ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے اڑھائی برس بعد ۵۷۲ھ میں پیدا ہوئے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے اپنی ولادت کا تذکرہ فرما رہے تھے آپ دونوں کی گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے ہیں۔

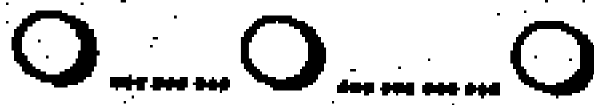


واقعہ نمبر ٤

بتوں کو پتھر مار کر توڑ دیا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جہالیت میں کبھی بھی بتوں کے آگے سجدہ ریز نہ ہوئے تھے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت کی تمام جاہلانہ رسوم و رواج سے باغی تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے فرمایا میں نے کبھی بھی کسی بت کے آگے سجدہ نہیں کیا۔ جب میں سن بلوغت کو پہنچا تو میرے والد مجھے ایک کوٹھڑی میں لے گئے جہاں بت موجود تھے۔ انہوں نے مجھے اس کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ جب مجھے بھوک لگی تو میں نے ایک بت سے کہا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دو تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ایک بت سے کہا کہ میں برہنہ ہوں مجھے کپڑے پہناؤ تو اس نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ان بتوں کو پتھر مار کر توڑ دیا۔



واقعہ نمبر ۵

شراب کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت سے ہی اپنے اوپر شراب کو حرام قرار دے دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دورِ جاہلیت میں میرا گزر ایک مدہوش آدمی کے پاس سے ہوا جو غلاظت میں اپنا ہاتھ ڈالتا اور پھر اسے اپنے منہ کے پاس لے جاتا۔ جب اس کو اس غلاظت کی بدبو محسوس ہوتی تو وہ ہاتھ منہ میں ڈالنے سے رک جاتا۔ میں نے جب دیکھا تو اس وقت سے شراب کو خود پر حرام کر لیا۔

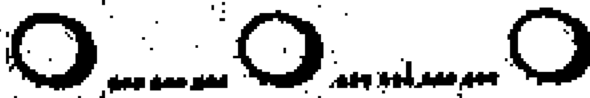


واقعہ نمبر ٦

دورِ جاہلیت سے ہی
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوستی تھی

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت سے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے اور اکثر و بیشتر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ملک شام تجارت کی غرض سے گئے اور بحیرہ راہب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ بھی اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت میں تجارت کرتے تھے اور جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپ رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کل سرمایہ جو کہ قریباً چالیس ہزار درہم تھا سب کا سب راہِ خدا میں خرچ کر دیا تھا۔



واقعہ نمبر ۷

اسلام قبول کرنے کے متعلق روایات

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دعوتِ اسلام دی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی تردد کے اس دعوت کو قبول فرمالیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے خواب میں چاند دیکھا تھا جو مکہ مکرمہ کی طرف نازل ہوا اور ہر گھر میں علیحدہ علیحدہ داخل ہوا۔ وہ چاند جس گھر میں بھی داخل ہوا وہاں نور چمک اٹھا۔ پھر وہ چاند آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی گود میں جمع ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اپنے اس خواب کی تعبیر چند اہل کتاب سے معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ جس نبی کا انتظار تھا اس کی آمد ہو چکی ہے اور تم اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو گے اور تمام لوگوں سے زیادہ سعادت مند ہو گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے صحن میں تشریف فرما تھا۔ زید بن عمرو بھی میرے ہمراہ تھا۔ اس دوران امیہ بن ابی صلعت جو کہ شاعر تھا وہاں سے گزرا اور اس نے زید سے کہا۔

"خیر کے متلاشی تم کیسے ہو؟"

زید نے جواب دیا۔

"میں خیریت سے ہوں۔"

امیہ بن ابی صلعت نے پوچھا۔

''کیا تم نے پالیا ہے؟''

زید نے کہا۔

''نہیں۔''

تب امیہ بن ابی صلعت نے شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا۔

''قیامت کے دن سارے دین مٹ جائیں گے اور صرف ایک دین باقی رہ جائے گا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔''

پھر امیہ بن ابی صلعت نے کہا۔

''جس کا تمہیں انتظار ہے وہ ہم میں سے ہوگا یا پھر اہل فلسطین میں سے ہوگا؟''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی صلعت کی بات سن کر میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا جنہوں نے مجھے بتایا۔

''ہاں بھتیجے! ایک نبی کا انتظار ہے اور اہل کتاب اور علماء کا اصرار ہے کہ وہ شخص ملک عرب کی بہترین نسل میں سے ہوگا۔''

تہذیب تاریخ ابن عساکر میں منقول ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ملک یمن تجارت کی غرض سے گئے۔ ملک یمن میں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات قبیلہ ازد کے ایک عمر رسیدہ عالم دین سے ہوئی جو کہ تمام آسمانی کتابوں کا عالم تھا۔ اس نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا تم حرم کے رہنے والے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں اہل حرم میں سے ہوں۔ اس عالم نے پوچھا کیا تم قریشی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں قریشی ہوں۔ اس عالم نے پوچھا کیا تم

تیمی ہو؟ یعنی بنو تیم سے تمہارا تعلق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! میں تیمی ہوں اور میرا نام عبداللہ بن عثمان ہے۔ اس عالم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"تم ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنو گے جو عنقریب مبعوث ہونے والا ہے۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ملک شام اور ملک یمن کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ کو سفر کی کامیابی کی مبارک باد دینے کے لئے سردارانِ قریش کا ایک وفد آیا اور کامیاب تجارتی سفر کی مبارک باد دی اور کہنے لگے کہ تمہارے دوست محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کے دین کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ ہم تمہارے ہی انتظار میں تھے کہ تم آؤ اور تمام معاملہ اپنے ہاتھ میں لو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر آنے کی درخواست کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کی دعوت دے رہے ہیں اور نبی برحق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ہاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میرے پروردگار نے مجھے ایک خاص مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی تلقین کروں انہیں برے کاموں سے

روکوں اور ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤں۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو کہا۔

"بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس منصب اعلیٰ کے اہل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امانت دار ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھے کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر بیعت کرتا ہوں اور اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے دعویٰ نبوت کی دلیل مانگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ملک شام میں ایک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر بھی تو نے معلوم کی تھی۔ پھر تو ملک یمن میں ایک عالم سے ملا تھا جس نے تجھے خبر دی تھی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ باتیں سنیں تو حیرانگی سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام باتوں کی خبر کس نے دی؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عظیم فرشتہ نے جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا رہا ہے چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے کی گواہی دے دی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے دوسرے شخص

تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ مہاجرین اور انصار نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں سبقت کیوں کی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ان پر فوقیت حاصل تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چار باتوں میں فوقیت حاصل تھی۔ میں ان کا ہمسر نہیں تھا، اسلام کا اعلان کرنے میں، ہجرت میں پہل کرنے، غار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے اور اعلانیہ نماز قائم کرنے میں وہ مجھ سے آگے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام کا اظہار کیا جب کہ میں اسے چھپا رہا تھا۔ قریش مجھ کو حقیر سمجھتے تھے جبکہ وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پورا پورا وزن دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ خصوصیات نہ ہوتیں تو اسلام اس طرح نہ پھیلتا اور طالوت کے ساتھیوں نے نہر سے پانی پی کر جس کردار کا اظہار کیا تھا اسی طرح کے کردار کا اظہار لوگ یہاں بھی کرتے اور تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو ڈانٹا وہاں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف بھی کی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے اور اس قول کی تصدیق ترمذی شریف کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبول کیا، عورتوں میں سب سے پہلا اسلام ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے قبول کیا جبکہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔



واقعہ نمبر ۸

والدہ کا اسلام قبول کرنا

بلاشبہ پیکر و صبر و رضا صدیق اکبر ہیں
یقیناً مخزن صدق و وفا صدیق اکبر ہیں

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت صخر ہیں جو ام الخیر کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا آغازِ اسلام میں ہی دارِارقم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں دائرۂ اسلام میں داخل ہوئیں۔

حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے بارے میں روایات میں موجود ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھی اور اس وقت اسلام لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد انتالیس تھی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصرار کر رہے تھے ہمیں کھل کر تبلیغ کرنی چاہیے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ہم تعداد میں تھوڑے ہیں اس لئے ابھی کچھ دیر انتظار کرنا چاہیے۔ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصرار بڑھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر خانہ کعبہ میں آ گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو لے کر تشریف فرما ہو گئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خطبہ دینا

شروع کیا۔ اس دوران کفارِ مکہ نے دھاوا بول دیا۔ عتبہ بن ربیعہ جو بعدازاں جنگ بدر میں سب سے پہلے قتل ہوا تھا اس نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر گھونسوں اور جوتوں کی بوچھاڑ شروع کردی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ سوج گیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو عتبہ بن ربیعہ کے چنگل سے چھڑایا اور گھر پہنچا دیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئیں تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ کھلانے پلانے کا ارادہ کیا تو آپ نے قسم کھائی کہ جب تک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لوں گا اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گا۔

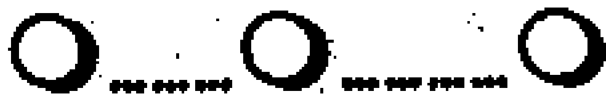
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ وہ جائیں اور ام جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کریں۔

حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا اسی وقت حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں تو انہوں نے بتایا کہ مجھے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فی الحال کچھ معلوم نہیں کہ ان کی طبیعت کیسی ہے؟ پھر حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا ' حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے گھر تشریف لائیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خیریت دریافت کی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا پھر اپنی والدہ اور حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے ہمراہ دارِ ارقم تشریف لے گئے جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بوسہ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی جب اپنے اس جانثار صحابی کی حالت دیکھی تو ان پر رقت طاری ہو گئی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ کے بارے میں بتایا اور حضور نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی دعا فرمائیں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی دعا کی اور حضور نبی کریم ﷺ کی دعا سے حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں۔



واقعہ نمبر ۹

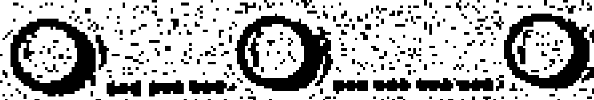
انسانوں سے نہیں اللہ تعالیٰ سے جزا کا طالب ہوں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کسی کمزور غلام کو دیکھتے جو اپنے مالک کے ظلم و ستم برداشت کر رہا ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو خرید کر آزاد فرما دیتے۔ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت اسلام نہ لائے تھے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم نے غلام آزاد کرنے ہیں تو طاقتور اور توانا غلام آزاد کرواؤ تاکہ اگر کبھی تم مشکل میں ہو تو وہ تمہارے کام آ سکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والد بزرگوار سے فرمایا۔

"میں انسانوں سے نہیں اللہ تعالیٰ سے جزا کا طالب ہوں۔"

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس قول کے جواب میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

"جو اللہ کی راہ میں دے، تقویٰ اختیار کرے اور بھلی چیزوں کی تصدیق کرے ہم اس کے لئے نیکی کرنا آسان کر دیتے ہیں۔"



واقعہ نمبر ۱۰

مال کی جگہ پر پتھر رکھ دیئے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال جو کہ چھ ہزار درہم بنتا تھا اپنے ساتھ لے گئے۔ ہمارے دادا حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے اور نابینا ہو چکے تھے آئے اور کہنے لگے بخدا! مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جس طرح ابوبکر (رضی اللہ عنہ) خود گیا ہے اور تم لوگوں کو صدمہ پہنچا گیا ہے اس طرح وہ مال بھی لے گیا ہے اور تمہیں مصیبت میں ڈال گیا ہے۔ میں نے کہا نہیں دادا جان! وہ تو ہمارے لئے بہت سا مال چھوڑ گئے ہیں۔ اس کے بعد میں نے کچھ پتھر گھر میں اس جگہ رکھ دیئے جہاں والد بزرگوار اپنا مال رکھا کرتے تھے اور ان پتھروں پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر میں نے دادا جان کا ہاتھ پکڑا اور ان پتھروں پر رکھتے ہوئے کہا مال یہ ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو خوب ہے اور تمہارے لئے کافی ہے۔



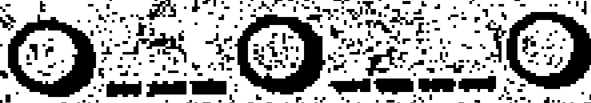
قصہ نمبر ۱۱

والد بزرگوار کا اسلام قبول کرنا

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کو خود لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم انہیں گھر میں ہی رہنے دیتے میں خود وہاں چلا جاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا اور انہیں کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد بزرگوار کے اسلام قبول کرنے کے متعلق فرمایا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے مجھے اپنے والد کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب اسلام قبول کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے سچ کہا۔"



قصہ نمبر ۱۲

تبلیغی کاوشیں

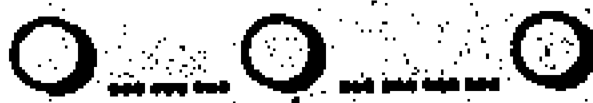
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے دینِ اسلام کو تقویت ملی اور آپ رضی اللہ عنہ چونکہ قریش مکہ میں بلند مقام کے حامل تھے اور ہر شخص آپ رضی اللہ عنہ کی عزت کرتا تھا اس لئے جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے حلقہ احباب میں دعوت اسلام دی تو بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اڑتیں سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے بنی امیہ، بنی اسد، بنی زہرہ اور بنی تمیم کے کئی عمائدین دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

ابن اسحاق کی روایت میں ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب شروع میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کرلیا اور ان پانچوں صحابہ کا شمار اپنے قبائل کے نامور سرداروں میں ہوتا تھا اور بعدازاں یہ تمام صحابہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دعوتِ اسلام دی تو سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا اس کے بعد حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت ابوسلمہ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کر لیا۔

روایات میں آتا ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی جہاں ابتدائے اسلام میں آپ رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ دورانِ تلاوت آپ رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہو جاتا اور لوگوں کا ایک جم غفیر آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے اکٹھا ہو جاتا۔ یہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پرسوز تلاوت کا ہی اثر تھا کہ بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔



قصہ نمبر ۱۳

مال و متاع سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وقف تھے

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بے شمار غلاموں کو بھاری معاوضہ دے کر آزاد کروایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مالی امداد بھی فرمائی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابتدائے اسلام میں سات ایسے غلام جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا بھاری معاوضہ دے کر خریدا اور آزاد کر دیا۔ ان غلاموں میں حضرت سیّدنا بلال، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شامل تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں اللہ عزوجل نے سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا۔

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں وہ مال خرچ کرنے میں کبھی تو پوشیدہ رہتے ہیں اور کبھی ان کا اظہار ہو جاتا ہے پس ایسے نیک بندوں کے لئے ان کے خدا کی طرف سے ان کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب ہے۔“

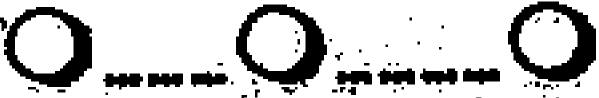
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں

فرمایا۔

"مجھے جس قدر نفع حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا ہے اتنا نفع کسی اور کے مال سے نہیں پہنچا۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا تو آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ذات۔ میرا مال و متاع سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف ہے۔"

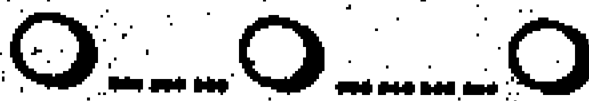


قصہ نمبر ۱۴

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلانا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلامی کی زنجیروں سے نجات دلائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مشرک آقا نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کو تپتی ریت پر لٹا دیتا اور اوپر پتھر کی بھاری سل رکھ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کردو۔ ایک دن وہ ایسے ہی آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ احد احد کہہ رہے تھے اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور وہ اس سے قبل بھی آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم کے پہاڑ ٹوٹتے دیکھ چکے تھے مگر اس دن برداشت نہ کر سکے اور آپ رضی اللہ عنہ کو پانچ اوقیہ سونے کے عوض خرید لیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کو لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا کہ میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کیا۔

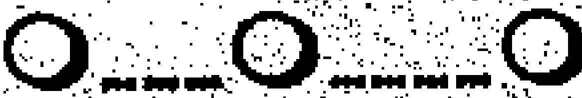


قصہ نمبر ۱۵

مشرکین مکہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم وستم سے روکنا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میرے والد ابوطالب فوت ہوئے تو ان کی وفات کے تین دن بعد قریش مکہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کو ہٹاتے رہے اور فرماتے تھے۔

"کیا تم اس بنا پر ان کو شہید کرنا چاہتے ہو کہ یہ کہتے ہیں اللہ ایک ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس بات کی دلیل بھی ان کے پاس ہے اور اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اللہ کے رسول ہیں۔"



قصہ نمبر ۱۶

راہِ خدا میں برملا خرچ کیا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اللہ کی قسم کھا کر بتائیں کہ آلِ فرعون کے مومن اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں سے کون بہتر ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”خدا کی قسم! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ ایک مردِ مومن تھا جس نے ایمان چھپائے رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جوانمرد ہیں جنہوں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر راہِ خدا میں برملا خرچ کیا۔“



قصہ نمبر ۱۷

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ترغیب پر اسلام قبول کیا تھا۔

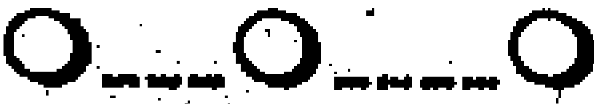
حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھا تھا کہ مجھے خبر ہوئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کردی ہے، مجھے حسرت ہوئی کہ کاش ان کا نکاح میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کیفیت میں جب میں گھر پہنچا تو میری خالہ نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب رسالت پر فائز کیا ہے پھر انہوں نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جن کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے کہ اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! کس سوچ میں گم ہو؟ میں نے انہیں خالہ کی بات بتائی تو انہوں نے بھی مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ بھی تھے جنہیں آپ ﷺ نے اپنی چادر میں اٹھا رکھا تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کرنے کے بعد درخواست کی کہ وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی جانب بلاتا ہے اور تم اس دعوت کو قبول کرنے میں دیر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب لوگوں کی جانب اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ ہوگیا۔



قصہ نمبر ۱۸

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اسلام قبول کیا تھا۔

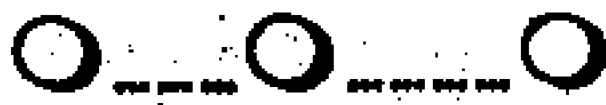
حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اپنے قبولِ اسلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں بصریٰ کے ایک بازار میں موجود تھا وہاں ایک راہب گرجے میں لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ معلوم کرو کہ کیا سرزمین عرب سے کوئی یہاں موجود ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہو چکا؟ میں نے پوچھا کہ کون احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ اس نے کہا کہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب۔ یہ ان کے ظہور کا مہینہ ہے اور تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ ان کی پیروی کرنے میں کوئی تم پر سبقت نہ لے جائے۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے فوراً واپس مکہ مکرمہ لوٹا۔ وہاں لوگوں نے مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے متعلق بتایا۔ پھر قریش نے مجھے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کچھ لوگوں میں بیٹھے تھے۔ میں نے انہیں علیحدہ بلایا تو

انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم مجھے کیا دعوت دیتے ہو؟

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا میں لات وعزیٰ کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں تو ان کی ماں کون ہے؟ میرے پاس ان کے سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ پھر جب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان کے پاس بھی کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے جہاں میں نے ایک مرتبہ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر گواہی دی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔



قصہ نمبر ۱۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرنا

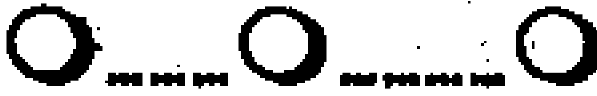
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز قریش کے کچھ لوگ خانہ کعبہ میں جمع تھے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور ان کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے کسی شخص کو اس حد تک جاتے نہیں دیکھا جس حد تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چلے گئے ہیں۔ کسی شخص نے کبھی اپنی قوم پر اتنی آفت نازل نہیں کی جو انہوں نے کر دی ہے۔ انہوں نے ہمیں بکھیر دیا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کے مذہب میں نقص نکالتے ہیں اور ہمیں بے وقوف جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور خانہ کعبہ کا طواف شروع کر دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آوازیں کسنا شروع کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے پاس دین حق لایا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر ان لوگوں نے سر جھکا لیے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو مشرکین بھی بکھر گئے۔ اگلے روز وہ پھر وہیں اکٹھے بیٹھے تھے اور ایک دوسرے کو طعنہ دے رہے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب کے سامنے کہہ کر چلے گئے اور کوئی کچھ بھی نہ کر سکا۔ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہاں تشریف لائے۔ مشرکین غصہ سے آپ

ﷺ پر جھپٹے کہ تم کیا کہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں درست کہتا ہوں اور پھر ان میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اس نے آپ ﷺ کی چادر کا کونہ پکڑ لیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضور نبی کریم ﷺ اور ان مشرکین کے درمیان آ گئے اور کہنے لگے کہ تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے اذیت دیتے ہو کہ وہ تمہیں کہتا ہے میرا رب ایک اللہ ہے۔ مشرکین نے آپ رضی اللہ عنہ کو مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا سر پھٹ گیا اور داڑھی خون سے سرخ ہو گئی۔



قصہ نمبر ۲۰

واقعہ معراج کی تصدیق

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب معراج سے واپس لوٹے اور قریش کو معراج کے متعلق بتایا تو انہوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی۔ پھر ابوجہل آیا اور اس نے چیخ چیخ کر پکارنا شروع کیا اے گروہ بنی کعب! اے گروہ بنی لوی! ادھر آؤ اور دیکھو محمد (ﷺ) کہتے ہیں انہوں نے آسمانوں کی سیر کی ہے۔ پھر ابوجہل منافقین کے ایک گروہ کے ہمراہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا تمہارا دوست کہتا ہے کہ رات وہ بیت المقدس گیا اور اس نے آسمانوں کی سیر کی۔

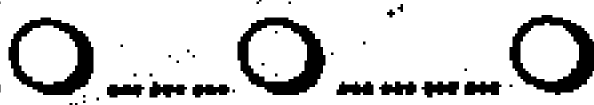
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوجہل! میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ انہوں نے آسمانوں کی سیر کی ہے۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی معراج کے متعلق بتایا آپ رضی اللہ عنہ نے معراج کی تصدیق کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم میری ہر بات کی تصدیق کرتے ہو؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ اللہ جو جبرائیل (علیہ السلام) کو ایک ہزار مرتبہ زمین پر بھیجنے کی قدرت رکھتا ہے وہ آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروانے پر بھی قدرت رکھتا ہے پس میں اس کی تصدیق کیوں نہ کروں۔

ابن سعد کی روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ جب معراج سے لوٹے تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری اس معراج کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی تصدیق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ نے اس معراج کے متعلق قریش کو آگاہ کیا۔ قریش نے آپ ﷺ کی تکذیب کی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس موقع پر آگے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی تصدیق کی پس اس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام صدیق مشہور ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تصدیق کے متعلق فرمایا میں نے اعلان کیا میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ بغیر کسی معجزے کو دیکھے مجھ پر ایمان لایا اور جب میں نے کہا کہ مجھے معراج کی سعادت حاصل ہوئی تو اس نے بلاتردد میرے واقعہ معراج کی تصدیق کی۔



قصہ نمبر ۲۱

حبشہ کی جانب ہجرت کی غرض سے نکلنا

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اپنے ہوش سے ہی اپنے والدین کو دین حق پر پایا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلا ناغہ صبح و شام ہمارے گھر تشریف لاتے تھے۔ پھر مشرکین نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے تو میرے والد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی حبشہ کی جانب ہجرت کے ارادہ سے گھر سے نکلے پھر جب آپ رضی اللہ عنہ "برک الغماد" کے مقام پر پہنچے تو وہاں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ربیعہ بن فہیم سے ہوئی جو مشرکین مکہ کے سرداروں میں سے ایک تھا اور ابن الدغنہ کے لقب سے مشہور تھا۔ اس نے میرے والد سے دریافت کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا اب میں زمین میں گھومنا چاہتا ہوں تا کہ اپنے رب کی عبادت کر سکوں۔

ابن الدغنہ کہنے لگا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم جیسا شخص نہ خود گھر سے نکلتا ہے اور نہ اسے کوئی نکال سکتا ہے تم تو مفلسوں کی مدد کرنے والے صلہ رحمی کرنے والے اور مصیبت زدوں کا سہارا بننے والے ہو۔ تم مسافروں اور مہمانوں کی خدمت کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں تم اپنے شہر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے رب کی عبادت کرو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ابن الدغنہ کی بات سنی تو واپس

لوٹ آئے۔ ابن الدغنہ نے مشرکین مکہ کے سرداروں کو جمع کیا اور انہیں سمجھایا کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ جیسے شخص کو مکہ مکرمہ سے جانے پر مجبور نہ کریں۔ تمام سردار کہنے لگے کہ چونکہ تم نے انہیں پناہ دی ہے اس لئے ہم انہیں کچھ نہیں کہیں گے تم ان سے کہہ دو کہ وہ گھر کے اندر رہ کر اپنے طریقہ کے مطابق رب کی عبادت کریں اور ہمیں تبلیغ کے ذریعے اذیت نہ پہنچائیں۔

ابن الدغنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جا کر تمام سرداروں کی بات بتائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس بات کو مان لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے گھر کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا لی جس میں عبادت کیا کرتے اور جب اہلیانِ مکہ آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سنتے تو ان پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

مشرکین مکہ نے ابن الدغنہ کو بلایا اور اس سے شکایت کی کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں مسجد بنا لی ہے اور وہ اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے بہک نہ جائیں تم انہیں اس سے روکو۔ جس پر ابن الدغنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی ہے آپ رضی اللہ عنہ اعلانیہ نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، مشرکین مکہ نے مجھ سے آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی ہے کہ انہیں ڈر ہے کہ ان کی عورتیں اور بچے بہک جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری پناہ تمہیں واپس لوٹائی اور میں اپنے رب کی پناہ اور اس کی رضا میں راضی ہوں۔



قصہ نمبر ۲۲

سفرِ ہجرت کے لئے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منتخب فرمانا

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئی اور مکہ مکرمہ میں صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ چند صاحب حیثیت مسلمان رہ گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹایا اور خود حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔ اتفاق سے اس رات کفارِ مکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچ چکے تھے مگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھوں کے سامنے سے نکل گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے میرے رب نے ہجرت کا حکم دیا ہے
اور میرے اس سفر میں تم میرے رفیق ہو۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ

الفاظ سنے تم میرے رفیق ہو تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی کیفیت دیکھتے ہوئے فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم حوضِ کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو اور غار میں بھی میرے ساتھی ہو۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اپنی دونوں اونٹنیوں کو تیار کیا جنہیں آپ رضی اللہ عنہ نے پچھلے چار ماہ سے صرف اس لئے پال رہے تھے کہ کسی بھی وقت ہجرت کا حکم ہو گیا تو سفر میں مشکل درپیش نہ ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کئی مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لاتے اور جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ملی اس روز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے۔ گھر والے حیران تھے کہ آج خلافِ معمول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اپنے اہل خانہ کو یہاں سے ہٹا دو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی اور میرے اس سفر میں تم میرے رفیق ہو۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ خوشخبری سنی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔



قصہ نمبر ۲۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کی قیمت ادا فرمائی

حضور نبی کریم ﷺ رات کے وقت ہجرت کے لئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں اونٹنیاں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں کہ جس پر چاہیں سفر کریں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اونٹنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ایسے نہیں تم مجھ سے اونٹنی کی قیمت لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یہ آپ ﷺ ہی کی تو ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں تم مجھ سے وہ قیمت لے لو جس قیمت میں تم نے یہ خریدی ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اونٹنی کی قیمت ادا کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی اطلاع حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے علاوہ صرف حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تھی جن کو حضور نبی کریم ﷺ نے اہل مکہ کی امانتیں واپس کرنے کے لئے اپنے بستر پر لٹایا تھا۔



قصہ نمبر ۲۴

ابوجہل کا دختر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارنا

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ درہم دیئے اور کہا وہ اس سے گوشت خرید کر پکائیں تا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار ہو۔ جس وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گوشت پکا رہی تھیں اس وقت ابوجہل اور دیگر مشرکین حضور نبی کریم ﷺ کی تلاش میں آپ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انکار کر دیا تو اس بدبخت نے آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر تھپڑ مارا جس سے کان کی بالی گر گئی اور کان کے نچلے حصے سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ جس وقت گھر سے نکلے تھے تو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ کے بازار میں کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا۔

”مجھے اور اللہ کو تو بہت محبوب ہے مگر یہاں کے رہنے والے مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور کر رہے ہیں اگر یہ مجھے مجبور نہ کرتے تو میں ہرگز یہاں سے نہ جاتا۔“



قصہ نمبر ۲۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کندھوں پر اٹھانا

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کی حدود سے باہر نکلے اور جنوب کی سمت روانہ ہوئے جو ملک یمن کی جہت پر تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے غلام عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ اور عبدالرحمٰن بن اریقط جس کا تعلق بنودیل سے تھا اور جسے آپ ﷺ نے راستہ کی رہنمائی کے لئے اجرت پر رکھا تھا کے حوالے دونوں اونٹنیاں اور دیگر سامان کیا اور ان سے کہا کہ وہ انہیں تین روز بعد غارِ ثور میں ملیں جو مدینہ منورہ کے راستہ میں واقع تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سفر کا پہلا پڑاؤ غارِ ثور میں ہی ہوا۔ غارِ ثور تک کا سفر نہایت ہی دشوار گزار تھا اور کئی مقامات پر حضرت آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے جانثاری کا ثبوت دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک محافظ کی طرح رہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو کئی مواقع پر اپنے کندھوں پر اٹھا کر سفر کیا۔



قصہ نمبر ۲۶

سراقہ رضی اللہ عنہ بن جعشم کا اسلام قبول کرنا

دورانِ ہجرت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر قبیلہ خزاعہ کی ایک نیک سیرت عورت ام معبد کے پاس سے ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس کے پاس اگر کھجوریں، دودھ اور گوشت ہو تو وہ انہیں فروخت کر دے۔ ام معبد نے عرض کیا میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے سوائے ایک بکری کے جو لاغر ہے اور پھر اس نے وہ بکری حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس بکری کے تھنوں کو بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ لگایا اور دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ بکری کے دودھ سے برتن بھر گیا اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیر ہو کر دودھ پیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دوبارہ بکری کا دودھ دوہا اور جب برتن دودھ سے بھر گیا تو آپ ﷺ نے وہ برتن ام معبد کو دیا۔

جب ابومعبد گھر واپس آیا تو ام معبد نے سارا ماجرا ابومعبد کو بیان کیا کہ کس طرح دو نیک فرشتہ صفت انسان آئے اور ان کی کمزور بکری کا دودھ دوہا، خود بھی سیر ہو کر پیا اور ہمارے لئے بھی ایک برتن بھر کر چھوڑ گئے۔ ابومعبد نے جب حلیہ دریافت کیا تو ام معبد نے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک

بیان کر دیا۔

ابو معبد نے جب حلیہ سنا تو کہا یہ تو ہی ہیں جن کا تذکرہ مکہ میں ہو رہا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں اور حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے نکلے تو ساری رات سفر کے بعد صبح کے وقت ہمیں ایک چٹان نظر آئی جس کے سائے میں میں نے کپڑا بچھا دیا تا کہ حضور نبی کریم ﷺ کچھ دیر آرام فرما لیں۔ اس دوران ایک چرواہا ادھر نکل آیا۔ میں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ کیا اس کی بکریاں دودھ دیتی ہیں تو اس نے ایک بکری میرے حوالے کر دی جس کے تھنوں کو صاف کر کے میں نے دودھ دوہا اور ایک برتن کو دودھ سے بھر کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ ﷺ نے اور میں نے سیر ہو کر پیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دودھ پینے کے بعد ہم نے وہاں سے کوچ کیا۔ راستے میں سراقہ بن مالک بن جعشم کنانی نے ہمیں آن لیا۔ میں نے جب اسے دیکھا تو رو پڑا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہماری تلاش میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غم نہ کھاؤ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

جب کچھ دیر بعد سراقہ ہمارے نزدیک آ گیا تو میں نے پھر روتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے ہمیں آن لیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! روتے کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ ﷺ کے لئے روتا ہوں کہ خدانخواستہ یہ آپ ﷺ کو کچھ نقصان نہ پہنچائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کیے اور فرمایا۔

"اے اللہ! جس ذریعے سے تو چاہے ہمیں اس سے بچا۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا تھا کہ سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا اور وہ چھلانگ لگا کر گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا کہ مجھے معلوم ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس مصیبت سے نجات دے دیں تو میں انہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کر رہے ہیں یہاں تک نہیں آنے دوں گا چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا کی اور اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور واپس مکہ چلا گیا۔

سراقہ بن جعشم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے لئے نکلے تو سردارانِ قریش نے ان کو پکڑوانے والے کے لئے سو اونٹ انعام مقرر کیا۔ میں اس وقت کچھ دوستوں کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابھی کچھ دیر پہلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) دونوں فلاں جگہ سے گزرے ہیں۔ میں فوراً گھر آیا اور گھوڑے پر زین کسی۔ پھر میں نے فال نکالی جو اچھی نہ تھی۔ میں نے دوبارہ فال نکالی تو پھر وہی نکلی۔ میں سو اونٹوں کے لالچ کے ہاتھوں مجبور ہو کر گھر سے نکلا۔

سراقہ بن جعشم کہتے ہیں جب میں گھر سے نکلا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچا تو میرا گھوڑا پھسل گیا اور اس کی اگلی دونوں ٹانگیں زمین میں دھنس گئیں۔ میں چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اتر آیا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا وہ مجھے کچھ ایسی تحریر دیں جو میرے اور ان کے درمیان نشانی ہو چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت

سے مجھے ایک تحریر لکھ دی جسے میں نے اپنے پاس سنبھال کر رکھ لیا۔

سراقہ بن جعشم فرماتے ہیں پھر مکہ فتح ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ غزوہ حنین کے بعد واپس آ رہے تھے تو جعرانہ کے مقام پر آپ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی میں نے آپ ﷺ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریر دکھائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"آج ایفائے عہد اور نیکی کا دن ہے میرے قریب آؤ۔"

سراقہ بن جعشم فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کے دست حق پر بیعت ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔



قصہ نمبر ۲۷

اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا بندوبست فرمایا

غارِ ثور کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنا شروع ہو جاتے اور کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں چلنا شروع کر دیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کیا معاملہ ہے تم پریشان کیوں ہو؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ڈر ہے کہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔ پھر جب دونوں حضرات غار میں داخل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے غار کے باہر ایک درخت اُگ پڑا اور غار کے منہ پر دو کبوتریوں نے انڈے دے دیئے اور ایک مکڑی نے غار کے منہ پر جالا بن دیا۔ مشرکین مکہ کا ایک گروہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں غار کے دہانے پر پہنچ گئے مگر جب انہوں نے غار کے دہانے پر کبوتریوں کو انڈوں پر بیٹھے دیکھا اور مکڑی کا جالا دیکھا تو یہ سوچ کر واپس لوٹ گئے کہ غار میں کوئی موجود نہیں ہے۔



قصہ نمبر ۲۸

روزِ حشر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوں گے

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ جس وقت دونوں حضرات غارِ ثور میں پہنچے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ انہیں پہلے غار میں جانے دیں تا کہ وہ غار کا جائزہ لیں کہ اندر کوئی زہریلا جانور یا کوئی اذیت والی چیز تو موجود نہیں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اجازت دے دی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے اندر داخل ہوئے اور غار میں موجود تمام سوراخ اپنے تہبند کو پھاڑ کر اس سے بند کر دیئے اور صرف دو سوراخ باقی بچ گئے جن پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں رکھ دیئے اور حضور نبی کریم ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔

حضور نبی کریم ﷺ غار میں تشریف لائے تو آرام کی غرض سے لیٹ گئے اور سر مبارک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھ دیا۔ جن سوراخوں پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں رکھے ہوئے تھے ان میں سے ایک سوراخ میں سے بچھو نے آپ رضی اللہ عنہ کو ڈنک مارا جس کی درد کی شدت سے آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو

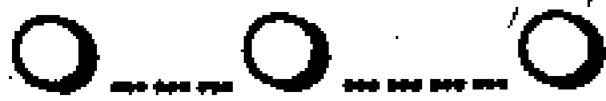
آ گئے اور وہ آنسو حضور نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک پر گر پڑے جس سے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور آپ رضی اللہ عنہ سے معاملہ دریافت کیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا ماجرا گوش گزار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے لعابِ دہن بچھو کے ڈنک والی جگہ پر لگایا جس سے زہر کا اثر جاتا رہا اور آپ رضی اللہ عنہ کی تکلیف ختم ہو گئی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تکلیف کے عوض اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔

"الٰہی! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو روزِ محشر میرے ساتھ مقام عطا فرمانا۔"

حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کو قبولیت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی عطا فرمائی۔



قصہ نمبر ۲۹

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے زمین کی قیمت ادا فرمائی

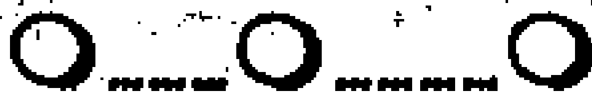
حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی مدینہ منورہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بیٹھنے سے پہلے بنو مالک بن نجار کے ایک محلے کے میدان میں بیٹھ گئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس جگہ کے مالکوں کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا یہ جگہ دو یتیم بھائیوں سہل اور سہیل کی ملکیت ہے اور ان کے سرپرست حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھے جو مدینہ منورہ میں اسلام لانے والے پہلے شخص تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے وہ زمین ان یتیم بھائیوں سے خرید کر مسجد نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی۔ مسجد نبوی ﷺ کے لئے جگہ کی قیمت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی جو دس ہزار درہم تھی۔ مسجد نبوی ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایثار کی ایک اور مثال تھی۔



قصہ نمبر ۳۰

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحت کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا بلال اور حضرت عامر رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حضرات کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان تینوں حضرات نے مختلف اشعار پڑھے جن میں موت کا ذکر تھا جسے سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آبدیدہ ہو گئے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحت یابی کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی جس سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شفایاب ہو گئے۔



قصہ نمبر ۳۱

لشکر اسلام کی غیبی مدد

رمضان المبارک ۲ھ میں مسلمانوں اور کفار و کے درمیان حق و باطل کا پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جسے تاریخ میں غزوۂ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لشکر اسلام کی قیادت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمائی اور تین سو تیرہ مجاہدین نے اس معرکہ میں حصہ لیا اور ان کا مقابلہ کفار کے ایک ہزار کے لشکر سے تھا۔ لشکر اسلام بے سروسامان تھا جبکہ کفار جنگی سازوسامان سے لیس تھے اور ان کی سربراہی ابوجہل کر رہا تھا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک ٹیلے پر سائبان بنا دیا جہاں پر حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو ہدایات دیتے رہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب جنگ بدر کا موقع آیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین مکہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے جبکہ لشکر اسلام کی تعداد صرف تین سو تیرہ ہے تو حضور نبی کریم ﷺ قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے اللہ! میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے۔
اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان آج ختم ہو گئے تو اس زمین پر
تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مانگنے کے دوران حضور نبی

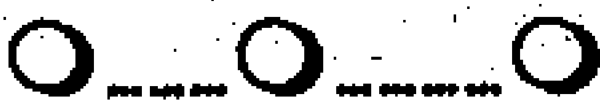
کریم ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر ڈالی اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! یہ بہت ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کی غیبی مدد فرمائی اور ہمیں مشرکین پر فتح عطا فرمائی۔

ابن اسحاق کی روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ کو خیمے میں اونگھ آ گئی۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ کی مدد آن پہنچی اور جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کی باگیں پکڑے آ رہے ہیں۔''



قصہ نمبر ۳۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رائے کو ترجیح دینا

حق و باطل کی اس لڑائی میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں رہا۔ جنگ بدر کی تمام تر جنگی حکمت عملی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشوروں سے طے کی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرفتار شدہ مشرکین کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین سے مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لوگوں کی ہے میری رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں اور جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد ملے اور ہم فوجی مصارف کو بھی پورا کر سکیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں اپنی رائے یوں دی۔

"اللہ کی قسم! میری رائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی نہیں۔ میری رائے میں ہر ایک کا سر قلم کر دینا چاہیے تا کہ کفارِ مکہ جان جائیں ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں

اس طرح وہ ہماری سختی دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خیمے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ بعض کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ جو میری بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔ اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو تیرا اختیار ہے کہ تو غالب و حکیم ہے اور اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے اور عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں ان کے مال تباہ کر دے ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر متعدد کفار فدیہ لے کر آزاد کر دیئے۔



قصہ نمبر ۳۲

جنگ بدر حق و باطل کے درمیان معرکہ تھا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما جو غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان نہ ہوئے تھے اور مشرکین مکہ کے ہمراہ تھے انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جنگ بدر کے دن آپ رضی اللہ عنہ میری تلوار کی زد میں کئی مرتبہ آئے تھے مگر میں نے والد سمجھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی بات سن کر فرمایا۔

"تم اس موقع پر میری تلوار کے نیچے نہ آئے اگر تم میری تلوار کے نیچے آتے تو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہیں زندہ نہ چھوڑتا کیونکہ جنگ بدر حق اور باطل کے درمیان معرکہ تھا اور تم باطل کی نمائندگی کر رہے تھے۔"



قصہ نمبر ۳۴

غزوۂ بدر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا آپ رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! میرا مقابلہ جس سے بھی ہوا میں اس کے برابر رہا لیکن میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہادر شخص کوئی نہیں دیکھا۔ جنگ بدر میں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سائبان بنایا گیا تو سوال پیدا ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے کسے مقرر کیا جائے جو کفار کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے سے روکے۔ اللہ کی قسم! اس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ اپنی تلوار پکڑے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرماتے رہے۔



قصہ نمبر ۳۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی میں پیوست کڑی کو نکالنا

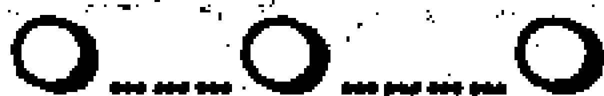
غزوۂ احد کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر ایک کڑی پیوست ہوگئی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کڑی کو اپنے دانتوں سے نکالنے کے لئے جھکے تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کڑی انہیں نکالنے دیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وہ کڑی اپنے دانتوں سے پکڑ کر نہایت نرمی سے نکالنا شروع کی اور جب وہ کڑی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے نکل آئی تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دانت مبارک سارے گر گئے۔



قصہ نمبر ۳۶

لشکر کا سربراہ مقرر کیا جانا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک لشکر بنو فرازہ پر حملہ کے لئے روانہ کیا۔ میں اس لشکر کے ہمراہ تھا۔ ہم نے صبح کی نماز پڑھی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں حملے کا حکم دیا۔ ہم نے حملہ کیا اور ان کے کئی افراد کو قتل اور کئی کو قیدی بنا لیا۔ پھر جب ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے پاس موجود مسلمان قیدیوں سے ان قیدیوں کا تبادلہ کر لیا۔



قصہ نمبر ۳۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی نہیں؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

"کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

"پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ذلت کیوں گوارا کی؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا وہ میری مدد ضرور فرمائے گا۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرماتے ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔"

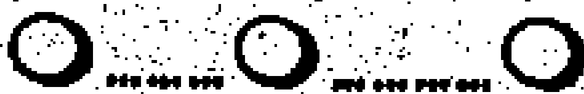
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"انشاء اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

"عمر (رضی اللہ عنہ)! یاد رکھو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن پکڑے رکھو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں۔"

معاہدہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بطور گواہ دستخط کیے۔



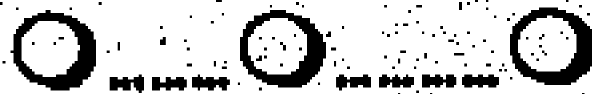
قصہ نمبر ۳۸

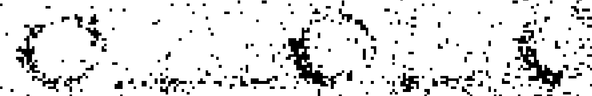
غزوۂ حنین کے موقع پر ثابت قدم رہنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم وادیٔ حنین کی جانب روانہ ہوئے اور دشمن جو پہلے سے ہی وادی کی گھاٹیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہم شکست کھا کر یوں بکھرے کہ واپس پلٹتے نہیں تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے پکارا کہ کہاں جاتے ہو میری جانب آؤ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد (ﷺ) بن عبداللہ ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اس پکار کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ہر کوئی بھاگے جا رہا تھا۔ اس موقع پر مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگ اور آپ ﷺ کے خاندان کے افراد کے علاوہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم ثابت قدم رہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے خاندان کے افراد میں سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا عباس، حضرت سیّدنا فضل بن عباس، حضرت اسامہ بن زید، حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہم شامل تھے۔



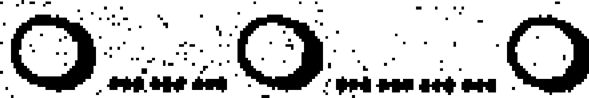


قصہ نمبر ۳۹

اللہ اور اس کے رسول ہی کافی ہیں

۹ھ میں حضور نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں تیس ہزار مجاہدین کا ایک لشکر مدینہ منورہ سے شام اور مصر کے عیسائی رومیوں سے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوۂ تبوک کا فیصلہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جنگ کے لئے نو سو اونٹ، سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار فراہم کئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم جنگ کے لئے فراہم کئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال جنگ کے لئے فراہم کیا جبکہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال جنگ کے لئے فراہم کر دیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔"



قصہ نمبر ۴۰

امیر حج مقرر کیا جانا

غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قافلہ لے کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حج کے لئے روانہ ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ اس سے قبل بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کئی اہم ذمہ داریاں سونپتے رہے تھے اور اب آپ رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے امیر حج کے تمام فرائض ادا کئے اور اپنے ساتھیوں کے کھانے پینے اور سونے کا برابر انتظام کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اس طریقے سے منظم کیا کہ دشمنانِ اسلام یہی سمجھتے رہے کہ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم مقامِ عرج پر پہنچے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز کے لئے پکارا۔ اس دوران ہم نے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ ہم سے فرمانے لگے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی آواز ہے اور ہو سکتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خود ہوں۔ اگر حضور نبی کریم ﷺ خود ہوں تو ہم ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

"اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیسے آئے ہو کیا قاصد بن کر آئے ہو یا قائد بن کر؟"

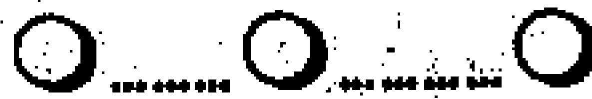
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا۔

"میں قائد نہیں قاصد بن کر آیا ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے سورۂ توبہ دے کر بھیجا ہے کہ میں یہ حج کے دن لوگوں کو سناؤں۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور بیت اللہ شریف کا طواف کر کے فارغ ہوئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں مناسک حج کی تعلیم دی۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی اور اعلان کیا کہ اب کوئی بھی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو گا، کوئی شخص برہنہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے گا۔ پھر جب عرفہ کے دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کا خطبہ دیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ کی ایک مرتبہ پھر تلاوت فرمائی۔ پھر جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قربانی کا حکم دیا تو قربانی کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پھر سورۂ توبہ کی تلاوت کی اور پھر جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سعی کا طریقہ بتایا اور سعی کرنے کا حکم دیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سعی کے بعد پھر سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی۔ یوں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق چار مرتبہ سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا اور یوں آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اجتماعی طور پر مسلمانوں کو پہلا حج کروایا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نقیب اسلام مقرر فرمایا اور حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو معلم بنایا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی جانب سے قربانی کے لئے بیس اونٹ بھی دیئے۔



قصہ نمبر ۴۱

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بریت پر سجدہ شکر بجالانا

۵ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ افک کا واقعہ پیش آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر تعداد غزوۂ بنی مصطلق میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ اس سفر میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ غزوہ سے واپسی پر مدینہ منورہ سے کچھ دور رات کے وقت یہ قافلہ افک کے مقام پر قیام پذیر ہوا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رفع حاجت کے لئے قافلہ سے قدرے فاصلہ پر چلی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گلے میں تھا۔ دورانِ رفع حاجت وہ ہار وہیں کہیں گر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران قافلہ نے روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں اور ساربانوں نے آپ رضی اللہ عنہا کی ڈولی یہ سمجھ کر دوبارہ اونٹ پر رکھ دی کہ آپ رضی اللہ عنہا اس میں موجود ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اس ہار کو ڈھونڈنے کے بعد واپس پہنچیں تو قافلہ وہاں سے کوچ کر چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا پریشان ہو گئیں۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے پردے کا بھی ہوش نہ رہا۔ دفعتاً وہاں سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو کہ قافلہ کے پیچھے پیچھے تھے تاکہ اگر کسی کا کوئی سامان رہ جائے تو اسے اٹھا سکیں انہوں

نے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھتے ہی انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جب ان کی آواز سنی تو فوراً اپنی چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ آپ رضی اللہ عنہا کے قریب لا کر بٹھا دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہا سوار ہو گئیں اور انہوں نے اس اونٹ کی مہار تھام لی۔

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لے کر لشکر اسلامی سے جا ملے تو اس وقت ساربانوں کو خبر ہوئی کہ ڈولی میں آپ رضی اللہ عنہا موجود نہیں ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قافلے سے بچھڑ جانا گو معمولی واقع تھا مگر منافقین نے اس واقعہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی منافق اور دیگر منافق کہنے لگ گئے کہ نعوذ باللہ آپ رضی اللہ عنہا پاک دامن نہیں رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جب ان کے الزامات سنے تو شدید بیمار ہو گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان الزامات کی وجہ سے قدرے پریشان تھے جس کی وجہ سے وہ آپ رضی اللہ عنہا کی پہلے جیسی تیمارداری نہ کر سکے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے گھر آ گئیں جہاں ایک ماہ تک آپ رضی اللہ عنہا بستر پر بیمار پڑی رہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی باتیں سن رہے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اللہ تعالیٰ کی وحی کا انتظار تھا۔ قریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کلام سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ جاری ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان لوگوں کو سنایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کی گواہی دی اور تہمت لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔

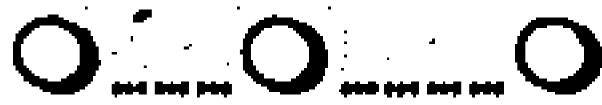
حضور نبی کریم ﷺ اسی وقت ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاک دامنی کی گواہی دی ہے اور تم پر تہمت لگانے والے عنقریب ذلیل و خوار ہوں گے میں صرف اللہ تعالیٰ کی گواہی کا انتظار کر رہا تھا۔''

واقعہ افک کے پیش آنے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اس بات کا شدید غم تھا کہ ان کی پاکباز بیٹی پر تہمت لگائی گئی ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کبھی زبان پر شکوہ نہ لائے سوائے ایک مرتبہ یہ کہا۔

''اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسی بات کبھی ہمارے بارے میں زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کی گئی۔''

جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکبازی کی گواہی دی گئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سر سجدہ میں جھکا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاندان کی عزت کی گواہی دی۔



قصہ نمبر ۴۲

آپ رضی اللہ عنہ رشتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر بھی ہیں

حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیغام حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم لے کر گئیں۔ انہوں نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا ابھی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) گھر پر موجود نہیں وہ آتے ہیں تو میں ان سے بات کرتی ہوں۔

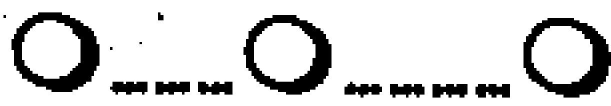
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور جب انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے متعلق علم ہوا تو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا منہ بولا بھائی بنایا ہے کیا منہ بولے بھائی کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہ بولے بھائی کی بیٹی حرام نہیں ہے چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی۔ یوں حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رشتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر بھی بن گئے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''مجھ پر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانات بے شمار ہیں اور ان سے بڑھ کر کسی کے احسان نہیں۔ انہوں نے اپنے جان اور مال کے ذریعے میری مدد کی اور اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا۔''



قصہ نمبر ۴۳

نماز میں خلافِ توقع فعل دیکھیں تو سبحان اللہ کہیں

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے ہوئے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"بلال (رضی اللہ عنہ)! اگر مجھے دیر ہو جائے اور عصر کا وقت ہو جائے تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہنا وہ نمازِ عصر میں لوگوں کی امامت کریں۔"

پھر نمازِ عصر کا وقت ہو گیا اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو پھلانگتے ہوئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے آن کھڑے ہوئے۔ اس دوران دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لئے سیٹیاں بجائیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تو پھر کسی جانب متوجہ نہ ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ لوگ سیٹیاں

بجانے سے رُک نہیں رہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور نبی کریم ﷺ کو کھڑا دیکھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے لئے جگہ چھوڑنی چاہی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ امامت کرتے رہو۔

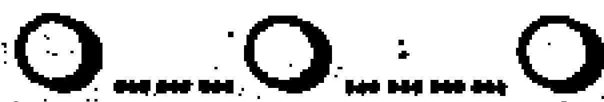
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر پیچھے ہٹ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ آگے بڑھے اور امامت فرمائی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے امامت کیوں نہ کروائی؟"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! ابوقحافہ کے بیٹے کا اتنا مقام کیسے کہ وہ آپ ﷺ کا امام بنے۔"

اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ وہ اگر نماز میں کوئی ایسا فعل دیکھیں تو بجائے سیٹیاں بجانے کے سبحان اللہ کہیں۔



قصہ نمبر ٤٤

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر لوگوں کی امامت فرمانا

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نماز کی امامت کے لئے کہیں۔ میں نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ بہت جلد مغموم ہو جاتے ہیں اور جب وہ امامت کے لئے کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز نہ سن سکیں گے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز میں امامت کے لئے کہہ دیں۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"نہیں! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی نماز میں امامت کریں گے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیا اور جس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لئے اٹھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ

مبارک کا پردہ ہٹایا اور ہاتھ کے اشارے سے آپ رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے اشارہ کیا۔

روایات میں آتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے وقت غسل فرما کر حضرت سیّدنا عباس اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت امامت فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی۔ بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف نصیحتیں ارشاد فرمائیں۔



قصہ نمبر ۴۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے وصال کی خبر دینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! پوچھو؟"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کا وقت قریب ہے؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بہت ہی قریب ہے۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک کاش ہم اپنے انجام کے بارے میں جانتے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کی طرف سدرۃ المنتہیٰ کی طرف، پھر جنت الماویٰ کی

طرف، فردوسِ اعلیٰ کی طرف، شرابِ طہور سے بھرے ہوئے پیالے اور رفیق اعلیٰ کی طرف مبارک زندگی کی طرف۔“

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کون دے گا؟“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”میرے قریبی پھر ان کے قریبی۔“

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن کس کا دیا جائے؟“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”میرے انہی کپڑوں اور یمنی لباس اور مصر کی سفید چادر میں۔“

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کیسے پڑھیں؟“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رو دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو دیئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور تمہیں اپنے نبی سے بہتر جزا دے۔ جب تم مجھے غسل دو اور کفن دے دو تو پھر مجھے اس گھر میں میری قبر کے کنارے پر چارپائی رکھ دینا پھر مجھے تنہا چھوڑ کر باہر نکل جانا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھے گا جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے بعد فرشتے تمہارے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پھر فرشتوں کو مجھ پر درود کی اجازت

دی جائے گی اور سب سے پہلے اللہ کی مخلوق میں سے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئیں گے وہ مجھ پر درود پڑھیں گے۔ پھر میکائیل، پھر اسرافیل علیہ السلام اور پھر ایک جماعت کثیر کے ساتھ عزرائیل علیہ السلام درود پڑھیں گے۔ پھر تمام فرشتے آئیں گے اور اس کے بعد تم گروہ در گروہ داخل ہونا اور گروہوں کی صورت میں مجھ پر درود وسلام پڑھنا۔ چیخ وپکار اور رونے دھونے کے ذریعے مجھے تکلیف نہ دینا۔ سب سے پہلے تم میں سے امام ہی آغاز کرے۔ میرے اہل بیت قریب قریب شروع کریں۔ پھر عورتوں کا گروہ، پھر بچوں کا گروہ آئے مجھ پر درود پڑھتا ہوا۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر اطہر میں کون اتارے گا؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میرے سب سے قریبی گھر والے، پھر ان سے قریبی اور فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت ان کے ساتھ ہوگی تم انہیں نہیں دیکھ سکو گے لیکن وہ تمہیں دیکھیں گے۔ اب کھڑے ہو جاؤ اور میرے بعد آنے والوں تک اسے پہنچا دو۔"



قصہ نمبر ۴۶

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تسلی رکھو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کے دوران فرمایا ایک شخص ایسا ہے جس کے سامنے دنیا پیش کی گئی مگر اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ فرمایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

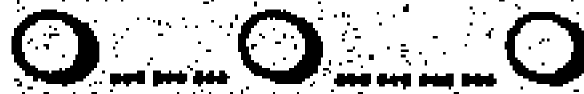
"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ اور میرا مال وغیرہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تسلی رکھو۔"

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام گھروں کے دروازے بند کر دو کیونکہ میں ایسا کوئی آدمی نہیں جانتا جو دوستی میں میرے نزدیک ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔"



قصہ نمبر ۴۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزرج میں

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا۔

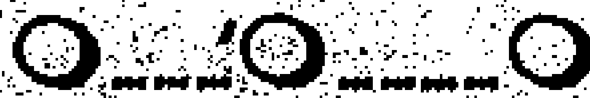
"یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔"

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

"اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔"

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ آیت سنی تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے۔



قصہ نمبر ۴۸

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرنا

روایات میں آتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ایسے ہچکیاں بھر رہے تھے جیسے کہ گھڑا چھلک رہا ہو مگر اس حالت میں بھی قول وفعل میں مضبوط اور استقلال کا مظاہرہ فرمارہے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ جھکے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کھولا اور پیشانی اور رخساروں کو بوسہ دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور بے ساختہ رونے لگے اور عرض کیا۔

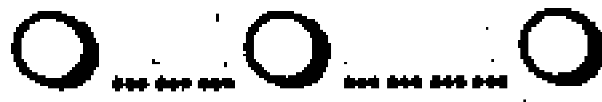
"میرے ماں باپ میرے بیوی بچے اور میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی اور وصال ہر حال میں راضی رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی وصال پر ختم نہیں ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوصافِ عظیم کے مالک ہیں، گریہ سے بالاتر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خصوصیات حاصل ہیں یہاں

تک کہ اب آپ ﷺ پرسکون اور محفوظ ہو چکے اور ہم آپ ﷺ کے بارے میں برابر ہو گئے اگر وصال آپ ﷺ کو پسند نہ ہوتا تو ہم آپ ﷺ کے غم کے لئے سب لوگ اپنی جانیں پیش کر دیتے اور اگر آپ ﷺ نے رونے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ ﷺ پر پانی کے چشمے چلا دیتے اور جس کی ہم سکت نہیں رکھتے اور آپ ﷺ کی یاد تو ہمیشہ تازہ رہے گی۔

اے اللہ! ہماری یہ بات آپ ﷺ تک پہنچا دے۔ یارسول اللہ ﷺ! اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمایئے گا۔

اے اللہ! اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ہمارا پیغام پہنچا دے۔"



قصہ نمبر ۴۹

خلیفہ اوّل منتخب ہونا

مدینہ منورہ میں منافقین کا ایک گروہ جو بظاہر مسلمان تھا مگر حقیقت میں دین اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھا اور اسلام دشمنی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا اس گروہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جانشینی کا فتنہ کھڑا کر دیا۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار جمع ہو گئے اور انہوں نے جانشینی کا دعویٰ کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو ہمراہ لیا اور وہاں پہنچے۔

دورانِ گفتگو انصار نے مطالبہ کیا کہ ایک امیر ہمارا ہوگا اور ایک تمہارا ہوگا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معاملہ فہم تھے اور آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ یہی مطالبہ مہاجرین بھی کر سکتے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک وقت میں دو امیر ہوں اس طرح امور میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس سے فتنہ و فساد شروع ہو جائے گا اور سنتیں ترک ہو جائیں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تجویز دی امراء ہماری جماعت میں سے ہوں گے اور وزراء تمہاری جماعت میں سے ہوں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ذیل کا خطبہ دیا:

”ہمیں تمہارے فضائل و مناقب سے ہرگز انکار نہیں ہے لیکن قریش اور عرب کے دیگر قبائل کبھی تمہاری خلافت کو تسلیم نہیں

کریں گے پھر مہاجرین اسلام میں سبقت لے جانے والے اور
حضور نبی کریم ﷺ سے خاندانی تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے
زیادہ مستحق ہیں یہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اور ابوعبیدہ (رضی اللہ عنہ) موجود
ہیں تم ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرلو۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہیں ہے اور آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور حضور نبی کریم ﷺ کے صحیح جانشین ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہ کو عزیز رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ساتھ ہی تمام مخلوق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کے لئے ٹوٹ پڑی۔ پھر دوسرے دن مسجد نبوی ﷺ میں عام بیعت ہوئی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر جلوہ افروز ہوئے۔



قصہ نمبر ۵۰

خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب سقیفہ بنو ساعدہ میں لوگ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پر بیعت ہو چکے تو اگلے دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے لوگو! میں تمہارے کاموں پر تمہارا نگران بنایا گیا، میں تم میں سے ہوں اور تم سے بہتر نہیں ہوں، جب میں کوئی اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر مجھ میں کوئی کوتاہی دیکھو تو مجھے راہِ راست پر آنے کی نصیحت کرنا، یاد رکھو رُاست بازی امانت ہے اور تم میں سے ہر کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک میں اسے حق نہ دلواؤں اور ہر قوی میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق نہ لوں، جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتے ہیں اللہ ان کو ذلیل کر دیتا ہے، جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ اس قوم کو غرق کر دیتا ہے میں جس کام میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کروں تم میری اطاعت سے انکار کر دینا۔"



قصہ نمبر ۵۱

معترضین کا اعتراض اور منصب خلافت کو چھوڑنا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''اے لوگو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ میں نے خلافت سے تم سے اس لئے لی ہے کہ مجھے اس میں رغبت ہے یا مجھے تم پر کچھ فوقیت حاصل ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے خلافت کو خلافت کی طرف رغبت کرتے ہوئے یا تم پر یا کسی مسلمان پر ترجیح حاصل کرنے کے لئے نہیں لی اور نہ مجھے کبھی بھی رات اور دن میں اس کا لالچ پیدا ہوا اور نہ ہی میں نے چھپ کر اور نہ ہی اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کیا اور بلاشبہ میں نے ایک ایسی بڑی بات کا قلادہ اپنی گردن میں ڈال لیا جس کی مجھ میں طاقت نہیں ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائے۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ یہ کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو جائے اس شرط پر کہ وہ اس سے انصاف کرے۔

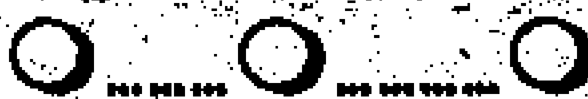
پس میں یہ خلافت تم پر واپس کرتا ہوں آج سے میں بھی تمہاری طرح ایک عام شخص ہوں۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خطاب کے بعد اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ تین دن تک مسلسل اپنے گھر سے نکلتے اور یہ کہہ کر واپس چلے جاتے کہ میں نے تمہاری بیعت کو واپس کیا۔ اس دوران حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے۔

"بے شک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ مقدم رکھا ہے ہم بھی آپ رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں پس کون ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو اس منصب سے ہٹائے۔"

حضرت زید بن علی علیہ السلام اپنے جد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب منبر پر کھڑے ہو تقریر کی اور خلافت کو واپس کیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا۔

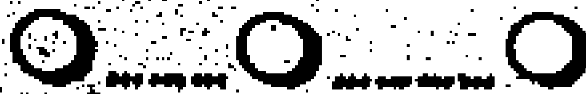
"اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو ہرگز واپس نہ کریں گے اور ہم جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہم میں سے ہر ایک پر مقدم رکھا ہے۔"



قصہ نمبر ۵۲

وظیفہ مقرر کیا جانا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد کسی قسم کا کوئی وظیفہ یا تنخواہ نہ لیتے تھے بلکہ خلیفہ بننے سے قبل کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اپنی گزر بسر کے لئے اسی پیشے کو اختیار کئے رکھا اور ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کپڑا کندھے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بازار تجارت کے لئے جا رہا ہوں تا کہ اپنے اہل وعیال کے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے معاملات کے نگہبان ہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے مقرر فرمالیں تا کہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر لوگوں کے معاملات احسن انداز میں نبٹا سکیں چنانچہ اس واقعہ کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین کی مشاورت سے آپ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کر دیا گیا۔



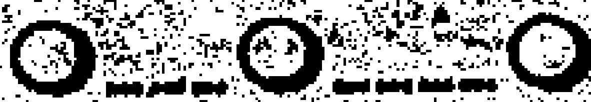
قصہ نمبر ۵۳

عدل بے مثل ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

"کل کے دن اونٹوں کے صدقات یہاں حاضر کر دینا ہم اسے تقسیم کریں گے اور میرے پاس کوئی بھی بلا اجازت نہ آئے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا یہ نکیل لو شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کوئی اونٹ دے دے۔ وہ آدمی اگلے روز نکیل لے کر آ گیا اور اس نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کو اونٹوں کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی ان کے پیچھے داخل ہو گیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اس شخص کو دیکھا تو دریافت کیا کہ تم بلا اجازت یہاں کیوں آئے ہو اور اسے جھڑک دیا۔ بعد میں جب آپ رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو اس شخص کو بلایا اور اس کو ایک اونٹ، اونٹ کا کجاوہ، ایک دھاری دار کمبل اور پانچ دینار دیتے ہوئے اس سے معذرت طلب کی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کا عدل بے مثال ہے۔



قصہ نمبر ٥٤

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منصب خلافت کے متعلق پیشین گوئی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

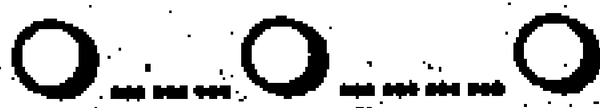
"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔

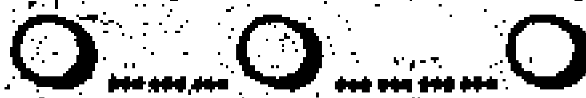


قصہ نمبر ۵۵

امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا خوف

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی کا گلاس طلب فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں پانی اور شہد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو اپنے ہاتھ میں لیا اور رونا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ پونچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع فرما رہے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ ہٹ! تو مجھ سے دور ہو جا۔ میں بھی اس ڈر سے کہ کہیں پانی اور شہد کی وجہ دنیا مجھے نہ مل جائے اور میں امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر بیٹھوں۔"



قصہ نمبر ۵۶

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ناراضگی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پشیمانی کی حالت میں آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہوگیا اور میں نے ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ بعد میں جب ان سے معافی مانگی تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

"الٰہی! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما۔"

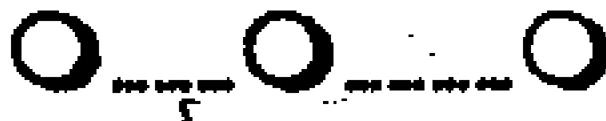
حضور نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ادا کیا۔

کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے جھوٹا بتایا یہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی

اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی کیا اب تم میرے لئے
میرے ساتھی کو نہ چھوڑو گے؟"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ کلام سنا تو رو دیئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فوراً معاف فرما دیا۔



قصہ نمبر ۵۷

رضوانِ اکبر

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بار قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اس وفد کے امیر نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ پورے القابات و احترامات کو ملحوظ رکھ کر بات چیت کی۔ اس امیر کی گفتگو اور الفاظ کے استعمال سے حاضرین محفل بہت متاثر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

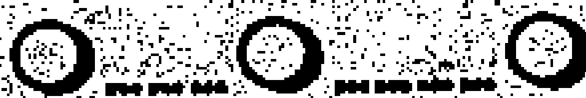
''ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے ان کی بات کا جواب دو۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتہائی متانت اور ذہانت کے ساتھ ان کی باتوں کا جواب دیا اور حضور نبی کریم ﷺ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا۔

''ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت فرمائے اور تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ سے رضوانِ اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

''روزِ حشر اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں پر عام تجلی فرمائے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے خاص تجلی فرمائے گا اور وہ تجلی رضوانِ اکبر ہے۔''

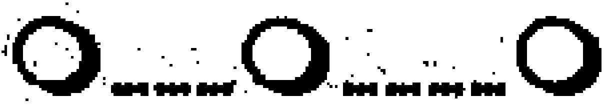


قصہ نمبر ۵۸

کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے کہا ہم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑھ کر منصف کسی کو نہیں دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ افضل ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سن کر فرمایا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔

''عوف (رضی اللہ عنہ) درست کہتا ہے اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ تھے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے اونٹ سے زیادہ بے راہ ہوں۔''



قصہ نمبر ۵۹

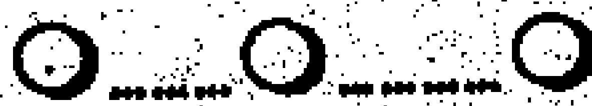
حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نئے کپڑے پہنے اور کپڑے پہننے کے بعد گھر میں چل پھر کر اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی کہ اس دوران والد محترم امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

"عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تجھے علم نہیں جب بندے کے دل میں دنیوی رغبت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ان کپڑوں کو اتار کر خیرات کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ تیرے لئے کفارہ ہے۔"



قصہ نمبر ۶۰

اہلیہ کی حلوے کی فرمائش پوری نہ کر سکے

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے اخراجات بیت المال سے ملنے والی تنخواہ سے چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تنخواہ قلیل تھی جو بقدر ضروریات کے لئے ناکافی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حلوہ کھانے کی فرمائش کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں تمہیں حلوہ کھلا سکوں۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تنخواہ میں سے کچھ رقم بچانا شروع کر دی اور جب وہ اس قابل ہو گئیں کہ حلوہ پکا سکتیں تو انہوں نے اس رقم سے حلوے کا سامان خریدنے کے لئے رقم آپ رضی اللہ عنہ کو دی تاکہ حلوے کا سامان خرید لائیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔

''میری تنخواہ میں حلوہ نہیں پک سکتا تمہارے پاس یہ پیسے کہاں سے آئے؟''

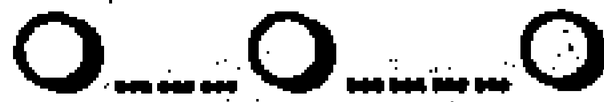
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے سارا ماجرا بیان کیا کہ کس طرح انہوں نے ہر مہینے تنخواہ میں سے کچھ رقم بچا کر حلوے کے لئے پیسے اکٹھے کئے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنی زوجہ کی بات سنی تو فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے مسلمانوں کے اموال کا نگہبان بنایا ہے اور
میں بیت المال سے اتنی رقم زیادہ لے رہا تھا کہ حلوہ پکا سکتا۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تنخواہ میں اس قدر کمی کروادی جس قدر زیادہ وصول فرماتے رہے تھے۔

ضعفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا



قصہ نمبر ۶۱

صلح میں شمولیت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں موجود تھے۔ حجرہ مبارک کے اندر سے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بلند آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہوئے اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا۔

"آئندہ میں تمہاری آواز کو حضور نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ سنوں۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈانٹنے سے منع فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں حجرہ مبارک سے باہر چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

"دیکھو میں نے تمہیں کیسے تمہارے باپ سے چھڑایا ہے۔"

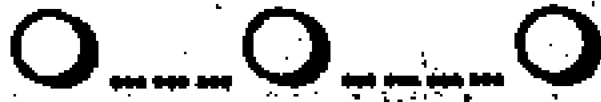
اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان صلح ہو چکی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جیسے میں لڑائی میں شامل ہوا تھا اس طرح مجھے اپنی صلح میں بھی شامل فرمالیجیے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی صلح میں شامل فرمالیا۔

یقیناً منبع خوفِ خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں
حقیقی عاشق خیرالوریٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں



قصہ نمبر ٦٢

چار عمدہ صفات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا۔

''آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''میں روزہ دار ہوں۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔

''آج کسی مریض کی عیادت کی؟''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آج مریض کی عیادت کی۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔

''کس شخص نے آج نمازِ جنازہ ادا کی؟''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آج فلاں مومن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا۔

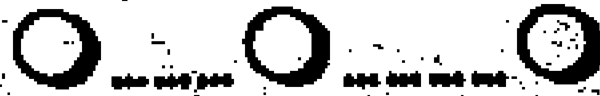
”تم میں سے کون ہے جس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا۔“

اس مرتبہ پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔

”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس شخص میں یہ چاروں عادات موجود ہوں گی وہ جنت میں جائے گا۔“



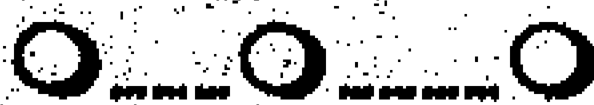
قصہ نمبر ٦٢

بکریوں کا دودھ دوہنا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاروباری اعتبار سے کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بکریوں کا ریوڑ بھی تھا جسے آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے سے پہلے چرانے لے جاتے تھے اور ان کا دودھ بھی خود دوہتے تھے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کی بکریوں کا دودھ بھی دوہا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو قبیلہ کی ایک جاریہ خاتون نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب آپ رضی اللہ عنہ ہماری بکریوں کا دودھ نہیں دوہیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں اب بھی تمہاری بکریوں کا دودھ دوہا کروں گا۔"

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ روزانہ بلاناغہ ان بکریوں کا دودھ دوہتے اور کبھی کبھی اس جاریہ خاتون سے پوچھتے کہ دودھ میں جھاگ رہنے دوں یا نہیں؟ وہ جس طرح کہتی آپ رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے تھے۔



قصہ نمبر ٦٤

حرام سے پرہیز کرنا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو غلہ وغیرہ لایا کرتا تھا۔ وہ ایک رات آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو غلام نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ نے آج مجھ سے دریافت نہیں کیا کہ میں یہ کھانا کہاں سے لایا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا بھوک کی وجہ سے ہوا تم مجھے بتاؤ کہ کھانا کہاں سے لائے ہو؟ اس نے عرض کیا میرا گزر زمانہ جاہلیت میں ایک ایسی قوم سے ہوا جن کے لئے میں نے منتر کیا اور انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا، آج جب میں دوبارہ اسی قوم سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے مجھے کھانا دیا جو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً ہی حلق میں انگلی ڈال کر وہ لقمہ باہر نکال دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ کے لئے یہ مشقت کیوں برداشت کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس جسم کی پرورش حرام کے لقمہ سے ہوئی اس کا جسم جہنم کا مستحق ہے، مجھے ڈر ہوا کہ اگر یہ لقمہ میرے جسم میں چلا گیا تو میرے جسم کا کوئی حصہ اس سے پرورش نہ پالے۔



قصہ نمبر ۶۵

ادب کا مقام

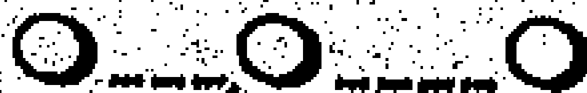
حدیث شریف کے الفاظ ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اور میرے درمیان صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام سما سکتے ہیں اور اس گھڑی میں روح کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور یہی مرتبہ توحید کا کمال ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اسی کیفیت میں تھے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کون ہے؟

آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عائشہ رضی اللہ عنہا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون عائشہ (رضی اللہ عنہا)؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی بیٹی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ابوبکر (رضی اللہ عنہ)؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ)؟ آپ رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو روتی ہوئی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"جب حضور نبی کریم ﷺ پر ایسی کیفیت طاری ہو تو تم خاموش رہا کرو اور باادب کھڑی ہوا کرو۔"



قصہ نمبر ٦٦

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں

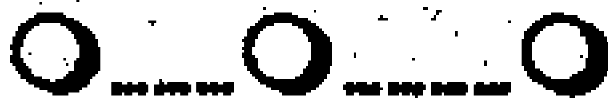
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بوڑھی نابینا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بوڑھی نابینا عورت اس قدر کمزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کرسکتی تھی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس بوڑھی نابینا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ وہ جا کر اس بوڑھی نابینا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس بڑھیا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی ہوئی تھی، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی نابینا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے۔ پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نابینا بڑھیا کی بات سننے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اگلے روز علی الصبح آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون شخص ہے جو اس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اگلے روز نمازِ فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے جا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اب میں اگلے روز نمازِ فجر سے بھی پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟

اگلے روز حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نمازِ فجر سے قبل اس نابینا بڑھیا کے گھر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھرا اور پھر اس نابینا بڑھیا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔

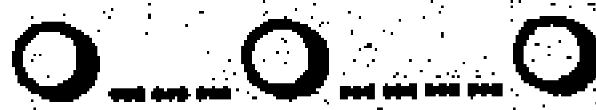
"اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں۔"



قصہ نمبر ۶۷

مشرکین لاجواب ہو گئے

ہجرت سے قبل ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے درمیان موجود تھے اور ان کے کئی سوالات کے جواب دے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کو توحید کا ذکر فرما رہے تھے اور انہیں سمجھا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں اور وہ ہر شے سے پاک ہے۔ مشرک کہنے لگے کہ فرشتے تو بیچ بیچ بیٹیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سمجھایا مگر وہ بعض نہ آئے اور کہتے رہے کہ فرشتے تو بیٹیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر فرشتے بیٹیاں ہیں تو ان کی مائیں کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ کا سوال سن کر مشرکین چکرا گئے اور کہنے لگے کہ جن سرداروں کی بیٹیاں فرشتوں کی مائیں ہیں۔

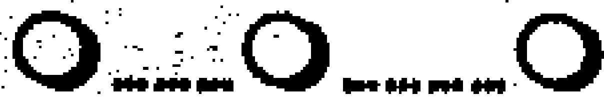


قصہ نمبر ۶۸

عید کے دن انہیں چھوڑ دو

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ عید کے روز میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ گیت گا رہی تھیں جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے میرے نزدیک ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی ڈانٹا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد یہ کیسی محفل سجا رکھی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آج عید کا دن ہے انہیں چھوڑ دو۔''



قصہ نمبر ۶۹

منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس وقت منصب خلافت پر سرفراز ہوئے اس وقت سب سے پہلے جو مسئلہ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے کھڑا ہوا وہ منکرین زکوٰۃ تھے۔ وہ قبائل جو زکوٰۃ کے منکر ہوئے وہ بدستور توحید اور رسالت کا اقرار تو کرتے تھے مگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں پس و پشت سے کام لیتے تھے۔ زکوٰۃ چونکہ دین اسلام کا ایک فرض رکن ہے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان منکرین زکوٰۃ کے خلاف ایک لشکر ترتیب دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہمیں اس وقت منکرین زکوٰۃ کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہئے تاکہ وہ دین اسلام سے متنفر نہ ہوں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ کی قسم! جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بکری کا ایک بچہ بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا اور اب اس کے دینے سے انکاری ہے میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس ایمان افروز تقریر کو سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کے لئے لشکر بھیجا جس نے ان کو تابع کیا اور زکوٰۃ کا نظام نافذ کیا۔



قصہ نمبر ۷۰

مسیلمہ کذاب کی سرکوبی

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی فرمادیا تھا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے حالت مرض میں ہی یہ پیشین گوئی کر دی تھی کہ میرے بعد جھوٹے نبی پیدا ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو مسیلمہ کذاب جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے ہوتے ہوئے ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اس کی باتوں پر بنو حنیفہ کے لوگ ایمان لے آئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس نبوت کے جھوٹے دعویدار کی سرکوبی کے لئے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے ہی حملہ کر دیا اور انہیں مسیلمہ کی فوج سے نقصان اٹھانا پڑا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جنہوں نے نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کو قلع قمع کیا اور اسے جہنم واصل کیا۔ مسیلمہ کذاب کی موت کے بعد اس کے سپاہیوں کی کمر ٹوٹ گئی اور انہوں نے شکست تسلیم کر لی اور یوں یہ باطل فتنہ نبوت خاک میں مل گیا۔



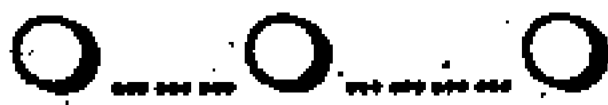
قصہ نمبر ۷۱

قرآن مجید کو جمع فرمانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو میرے پاس بھیجا۔ قاصد نے پیغام دیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے دوران بے شمار حفاظ کرام شہید ہوگئے ہیں اور اگر اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ان کا مشورہ ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں وہ کام ہرگز نہ کروں گا جو میرے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کشادہ کیا اور ان کی رائے بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی ہوگئی۔ اس لئے انہوں نے آپ (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے ذمہ لگایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جوان ہیں اور کاتب وحی بھی ہیں اس لئے قرآن مجید کو جمع کریں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ یہ کار خیر ہے اور تم

اسے انجام دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی میری رائے بھی آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی کر دی اور میں نے کھجور کے پتوں، شانہ کی چوڑی ہڈیوں، چمڑے کے اوراق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید کو اکٹھا کیا اور ایک صحیفہ کی صورت میں مرتب کیا۔ یہ صحیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وہ نسخہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہوں نے اس کی مختلف نقول کروا کر انہیں مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔



قصہ نمبر ۷۲

اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی جگہ خالی کر دی اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس فعل کے متعلق فرمایا۔

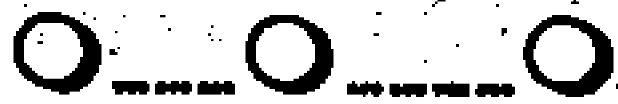
"اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے۔"

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہایت پست ہو گئی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کچھ تکلیف ہو گئی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہایت پست ہو گئی ہے؟"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔ جب حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! جس طرح تم لوگوں کو میرے سامنے آوازیں پست کرنے کا حکم ہے اس طرح مجھے حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی آواز پست کرنے کا حکم ہے۔"



قصہ نمبر ۷۲

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھا کر پیار کرنا

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نمازِ عصر پڑھ کر باہر نکلا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے نزدیک سے ہوا جو اس وقت چند لڑکوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھا لیا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا۔

"میرے باپ کی قسم! تم حضور نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہو اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہو۔"

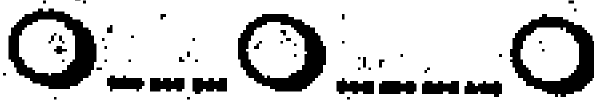
حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو مسکرا دیئے۔



قصہ نمبر ۷۴

تعبیر الرویاء کے ماہر

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا امیر المومنین! میں اکثر خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خون میں پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو انتہائی غیظ وجلال کے عالم میں فرمایا تو اپنی بیوی سے دورانِ حیض صحبت کرتا ہے۔ اس شخص نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل کے حضور سچے دل سے توبہ کر اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے باز رہ۔ اس شخص نے سچے دل سے توبہ کر لی اور آئندہ اس کو اس قسم کا خواب کبھی نہ نظر آیا۔



قصہ نمبر ۷۵

قلعہ مسمار ہو گیا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب قیصر روم سے جنگ کے لئے مسلمانوں کا لشکر روانہ ہونے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کلمہ طیبہ پڑھ کر جہاد کا علم حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ان کو نصیحت کی کہ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو تو تم کلمہ طیبہ پڑھ کر نعرہ تکبیر بلند کرنا اللہ عزوجل تمہاری مشکل حل فرما دے گا۔ جب اسلامی لشکر نے قیصر روم کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور کئی روز تک قلعہ فتح نہ ہوا تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نصیحت کے مطابق کلمہ طیبہ پڑھ کر نعرہ تکبیر بلند کیا تو قلعہ کے اندر زلزلہ آ گیا اور پورا قلعہ مسمار ہو گیا۔

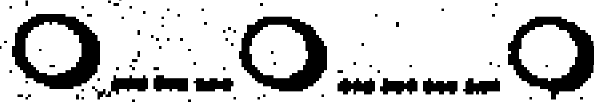




قصہ نمبر ۷۶

کھانے میں برکت

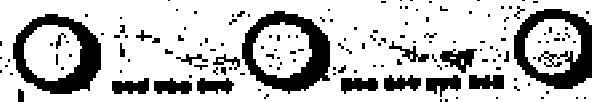
حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مہمانوں کو لے کر گھر آئے اور خود دوبارہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی مسئلہ پر گفتگو کے لئے تشریف لے گئے۔ رات گئے جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو زوجہ نے دریافت فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ مہمانوں کو گھر چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا اور تم نے مہمانوں کو کھانا کھلا دیا؟ انہوں نے جواباً فرمایا کہ مہمانوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مجھ پر سخت غصے ہوئے جس کی وجہ سے میں چھپ گیا۔ جب کچھ دیر کے بعد آپ رضی اللہ عنہ مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو مہمانوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ بعد میں وہ کھانا میں نے اور دیگر گھر والوں نے کھایا۔ پھر وہ کھانا آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے جہاں بارہ قبیلوں کے سردار موجود تھے ان سرداروں کے ساتھ شتر سوار بھی تھے سب لوگوں نے وہ کھانا شکم سیر ہو کر کھایا۔



قصہ نمبر ۷۷

بیٹی کی بشارت

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میری بیٹی! میرے پاس جو میرا مال تھا وہ اب وارثوں کا ہو چکا میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم میں تقسیم فرما لینا۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے والد بزرگوار کی بات سن کر دریافت کیا ابا جان! میری تو ایک ہی بہن اسماء (رضی اللہ عنہا) یہ میری دوسری بہن کون سی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بیوی بنت خارجہ اس وقت حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری بہن ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ایسا ہی ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ بنت خارجہ کے گھر بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام "اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا)" رکھا گیا۔





قصہ نمبر ۷۸

امت میں سب سے پہلے جنتی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

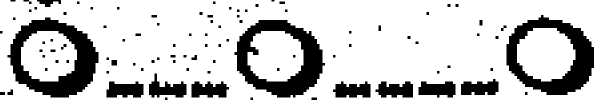
"میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جہاں سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔"

جب حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمایا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔

"کاش میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا اور وہ دروازہ دیکھتا۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں جاؤ گے۔"



قصہ نمبر ۷۹

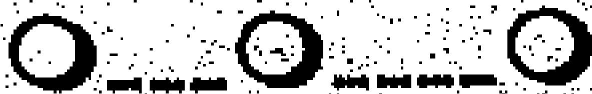
جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جاتی ہے۔ جو شخص نمازی ہوتا ہے اسے نماز والے دروازے سے پکارا جاتا ہے، جو مجاہد ہوتا ہے اسے جہاد والے دروازے سے پکارا جاتا ہے، جو روزہ دار ہوتا ہے اسے باب الصیام سے پکارا جاتا ہے، جو صدقات و خیرات کرتا ہے اسے باب الصدقات سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟"

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے یقین ہے وہ شخص تم ہو جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔"



قصہ نمبر ۸۰

علم حضور نبی کریم ﷺ سے عطا ہوا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''میں نے خواب دیکھا دودھ، جلد اور گوشت کے درمیان میری رگوں میں جاری ہے پھر اس میں سے کچھ دودھ بچ گیا جو میں نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ علم ہے جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا اور جب آپ ﷺ علم سے سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے باقی بچا ہوا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات سن کر فرمایا۔

''تم نے درست کہا۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۱

بغض رکھنے والوں پر اسی ہزار فرشتوں کی لعنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"پہلے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو اس شخص کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے۔"





قصہ نمبر ۸۲

امت کے بہترین شخص

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کچھ لوگ خفیہ طور پر مقرر کر رکھے تھے جو لوگوں میں گھومتے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع پہنچاتے۔ ایک مرتبہ ان لوگوں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر جلال میں آ گئے اور ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ جب وہ لوگ حاضر ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے شریر لوگو! تم مسلمانوں میں فساد پھیلانا چاہتے ہو اور میرے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہو۔ اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ میں عمر (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے! میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے لئے جنت میں وہ مقام ہوتا جہاں سے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھتا کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت میں سب سے بہتر شخص ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہے۔"



قصہ نمبر ۸۳

چار باتوں کی وجہ سے فضیلت حاصل تھی

حضرت ابوزناد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا جو انہوں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ پر فوقیت دی اور ان کے دست حق پر بیعت کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اگر تو قریشی ہے تو اللہ سے معافی مانگ اور اگر مومن اللہ کی پناہ میں نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مجھ پر چار باتوں کی وجہ سے فوقیت حاصل تھی۔ اول وہ امام بننے میں مجھ پر سبقت لے گئے، دوم ہجرت کے وقت یار غار بنائے گئے، سوم دین اسلام کی اشاعت انہی کی وجہ سے ہوئی اور چہارم اللہ تعالیٰ نے سوائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام انسانوں کی مذمت فرمائی۔“



قصہ نمبر ۸٤

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی فعل کی نفی نہیں کرتے تھے

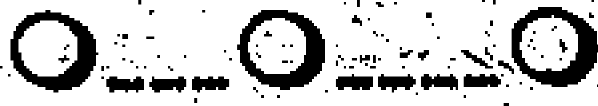
حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں ایک لشکر کو ملک شام کی جانب روانہ کیا تھا۔ ابھی یہ لشکر راستہ میں ہی تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور یہ لشکر واپس لوٹ آیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں لشکر کو دوبارہ روانہ کیا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اعتراض کیا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ناتجربہ کار ہیں ان کی بجائے کسی اور کو سالار بنا کر بھیجا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس مشورہ سے شدید ناراض ہوئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔

"اگر جنگل کے بھیڑیئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں اور مجھے اٹھا کر لے جائیں تب بھی میں وہ کام کروں گا جس کا حکم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے۔"

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جب لشکر لے کر روانہ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ خود پیدل مدینہ منورہ کی سرحد تک اس لشکر کو روانہ کرنے کے لئے ہمراہ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ہدایات دے رہے تھے خیانت نہ کرنا، مال کو نہ چھپانا،

بے وفائی نہ کرنا، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، پھلدار اور ہرے بھرے درختوں کو نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ جانوروں کو ذبح نہ کرنا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو کہ گھوڑے پر سوار تھے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم آپ رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو جائیں ورنہ میں بھی گھوڑے سے نیچے اتر آؤں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دونوں باتیں ممکن نہیں ہیں تم گھوڑے سے اترو گے نہیں اور میں گھوڑے پر سوار نہیں ہوں گا۔ میں اس لئے پیدل چلتا ہوں کہ میں بھی اللہ کی راہ میں اپنے کچھ قدم خاک آلود کر لوں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں لشکر شام روانہ ہوا اور چالیس دن بعد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بحیثیت فاتح کے مدینہ منورہ میں واپس لوٹے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر استقبال خود شہر سے باہر آ کر کیا۔ یہ پہلی فتح تھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

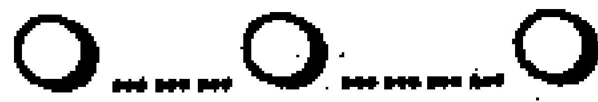


قصہ نمبر ۸۵

پیروی کے لئے قرآن وحدیث کافی ہیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمرو بن العاص اور حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم نے برید ہ کے ذریعے شام کے والی کا سر قلم کر کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے مسلمانوں کے خلیفہ! اگر ہم اس کے ساتھ یہ نہ کرتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ یہی سلوک کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"کیا تم رومیوں کی پیروی کرتے ہو آئندہ کسی کا سر قلم کر کے یوں نہ بھیجنا ہمیں پیروی کے لئے قرآن اور حدیث ہی کافی ہیں۔"



قصہ نمبر ۸۶

چور کو قتل کروا دیا

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے چوری کی۔ اس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو چنانچہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص پھر چوری کرتے پکڑا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا ایک پاؤں کاٹ دو چنانچہ اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔ وہ شخص چوری سے باز نہ آیا اور ایک مرتبہ پھر چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ آپ ﷺ نے پھر اسے قتل کرنے کا حکم دیا مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ پھر کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو چنانچہ اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس شخص نے ایک مرتبہ پھر چوری کی اور اس مرتبہ اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دیا گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس شخص نے منہ سے چوری کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جب اس شخص کو لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کو قتل کر دو چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔



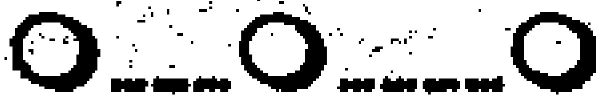
قصہ نمبر ۸۷

گستاخی کرنے والا بندر بن گیا

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم تین لوگ یمن کی جانب روانہ ہوئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی۔ ہم نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ جب ہم لوگ یمن کے نزدیک پہنچے اور ہم نے نمازِ فجر کے لئے اسے بیدار کیا تو اس نے کہا کہ اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ فرما رہے تھے۔

"اے فاسق! اللہ نے تجھے ذلیل و خوار کیا اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی تیرا چہرہ مسخ ہو جائے گا۔"

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد اس کی شکل بدل گئی اور بالکل بندروں جیسی ہو گئی۔



قصہ نمبر ۸۸

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ناراضگی ختم کر دی

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مسلمانوں کے خلیفہ تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں اگر کہو تو انہیں اندر بلا لوں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا اور فرمایا۔

"اللہ کی قسم! میں نے اپنے گھر، اپنے مال اور اپنے خاندان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جو کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد اپنی ناراضگی ختم کر دی۔



قصہ نمبر ۸۹

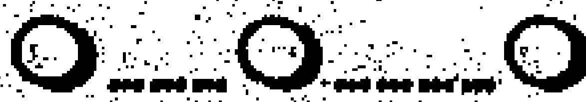
عجز وانکساری

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو جب بھی کسی مہم کے لئے لشکر کو روانہ کرتے تو پیادہ اس لشکر کو چھوڑنے مدینہ منورہ کی سرحد تک جاتے تھے اور جب لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونے کی وجہ سے عزت واحترام سے پیش آتے تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ لوگوں نے مجھے بہت بڑھا دیا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے:

"الٰہی! تو میرے حال سے آگاہ ہے اور میں اپنے حال کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔

اے اللہ! یہ مجھ سے حسن ظن رکھتے ہیں تو ان کے حسن ظن کو قائم رکھنا اور میرے گناہوں کو بخش دینا اور لوگوں کی اس تعریف پر میرا مواخذہ نہ کرنا۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عجز وانکساری کی انتہاء یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے نفس کا محاسبہ خود کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو امن میں رکھتا ہے جو اس کے لئے اپنے نفس سے ناراض ہوتا ہے۔



قصہ نمبر ۹۰

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

"اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسا نہیں کیا۔"

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

''امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا ذریعہ ہے۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

⭘⭘⭘

قصہ نمبر ۹۱

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن ان کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔



قصہ نمبر ۹۲

مستقبل کے خطرات سے آگاہ کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی علالت کے دنوں میں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سر نیچا کیے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا الحمدللہ! آج آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت قدرے بہتر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہتری اسی کو کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج مجھے سخت تکلیف ہے اور مہاجرین کے گروہ! بیماری کی اس تکلیف سے زیادہ تکلیف مجھے اس بات کی ہے کہ میں نے تم میں سے بہتر آدمی کو خلیفہ مقرر کیا اور تم اس بات پر ناراض ہو کہ مجھے خلافت کیوں نہ ملی؟ تم دنیا کو دیکھ رہے ہو کہ تمہاری طرف بڑھ رہی ہے اور جب یہ آئے گی تو تم ریشم کے پردے اور تکیے استعمال کرو گے تب تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تمہیں آذربائیجان کی اون پر لیٹنے سے اتنی تکلیف ہو گی جتنی خاردار جھاڑیوں میں لیٹنے سے ہوتی ہے۔ خدا گواہ ہے کہ بغیر کسی قصور اور جرم کے تمہاری گردنیں کاٹ دی جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے اس چیز سے کہ تم دنیا میں الجھ جاؤ۔ کل تم ہی سب سے پہلے لوگوں کو بھٹکاؤ گے۔



قصہ نمبر ۹۲

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کے مال میں سے ایک درہم اور دینار نہیں لیا سوائے اپنی گزر اوقات کے لئے۔ اب تم میرے مال کا جائزہ لے لینا اور دیکھنا کہ میرے خلیفہ بننے کے بعد میرے مال میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں اور جو میرا سامان ہے وہ تم نئے خلیفہ کو بھیج دینا تاکہ میں بری الذمہ ہو جاؤں چنانچہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حبشی غلام تھا جو بچوں کو کھانا کھلاتا تھا، ایک اونٹ تھا اور ایک پھٹی پرانی چادر تھی۔ ہم نے یہ تمام چیزیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو زار و قطار رو پڑے اور فرمانے لگے۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔"



قصہ نمبر ۹۴

دو پرانی چادروں میں کفن دیا گیا

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے بتایا کہ آج سوموار ہے۔ پوچھا: حضور نبی کریم ﷺ کا وصال کس روز ہوا تھا؟ ہم نے بتایا کہ اسی روز ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری بات سن کر فرمایا تو مجھے بھی آج رات ہی کی توقع ہے۔ پھر پوچھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟ ہم نے بتایا کہ تین اکہرے یمنی سفید رنگ کے کپڑے تھے جن میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے کفن دے دینا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان سے بہت کچھ دیا ہے ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیا کفن پہنائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"کپڑے کی ضرورت میت سے زیادہ زندہ آدمی کو ہے مردہ تو انجام کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔"



قصہ نمبر ۹۵

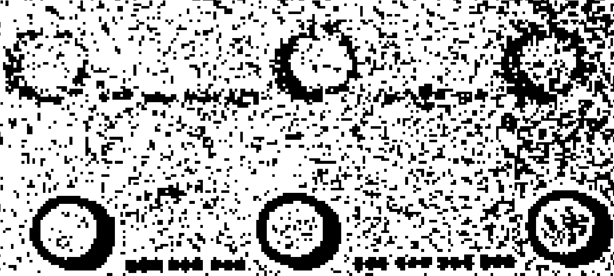
اہلیہ نے غسل دیا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ھ بروز سوموار کو تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اتنی ہی تھی جتنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم سب سے زیادہ معمر تھے اور جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے بال سفید اور سیاہ تھے جبکہ باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بال سیاہ تھے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے حسب وصیت دیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اکثر روزہ سے ہوتی تھیں اور جس دن آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر روزہ رکھنے سے منع فرمایا تاکہ بوقت غسل کہیں نقاہت نہ ہو جائے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اسلام میں پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے خاوند کو غسل دیا۔

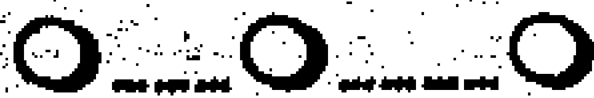


قصہ نمبر ۹۶

حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور قبر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں کھودی گئی۔ قبر مبارک میں حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم نے اتارا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی لحد میں اترنا چاہا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بس کافی ہیں۔

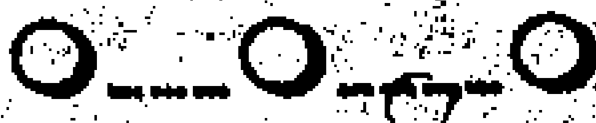
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے چنانچہ جب قبر مبارک کھودی گئی تو اس طریقے سے کھودی گئی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کے شانوں کے برابر تھا اور جب بعد میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھودی گئی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانوں کے برابر تھا۔



قصہ نمبر ۹۷

اسلام کا قلعہ

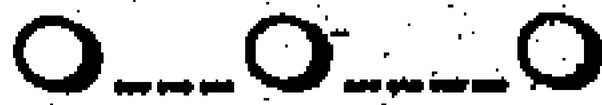
حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ روتے جاتے تھے اور فرماتے تھے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایمان میں سب سے مخلص اور یقین میں پختہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی جب کہ کوئی ان پر ایمان نہ لایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی سرپرستی فرمانے والے تھے اور سیرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کے لقب سے یاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کا قلعہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی دلیل قوی تھی۔



قصہ نمبر ۹۸

موت کی وجہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں گریہ کرنا تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی صحت ون بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیمارداری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے وقف فرمایا تھا۔



قصہ نمبر ۹۹

حبیب کو حبیب سے ملا دو

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یہ سوال پیدا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ میری دلی خواہش تھی کہ میرے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں میرے حجرے میں دفن ہوں چنانچہ مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا اور مجھے خواب میں ایک منادی سنائی دی کہ کوئی اعلان کر رہا تھا: حبیب کو حبیب سے ملا دو۔ میں نے بیدار ہونے کے بعد اس کا ذکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کیا تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے بھی یہ منادی سنی تھی چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

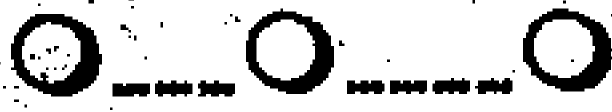


قصہ نمبر ۱۰۰

حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو

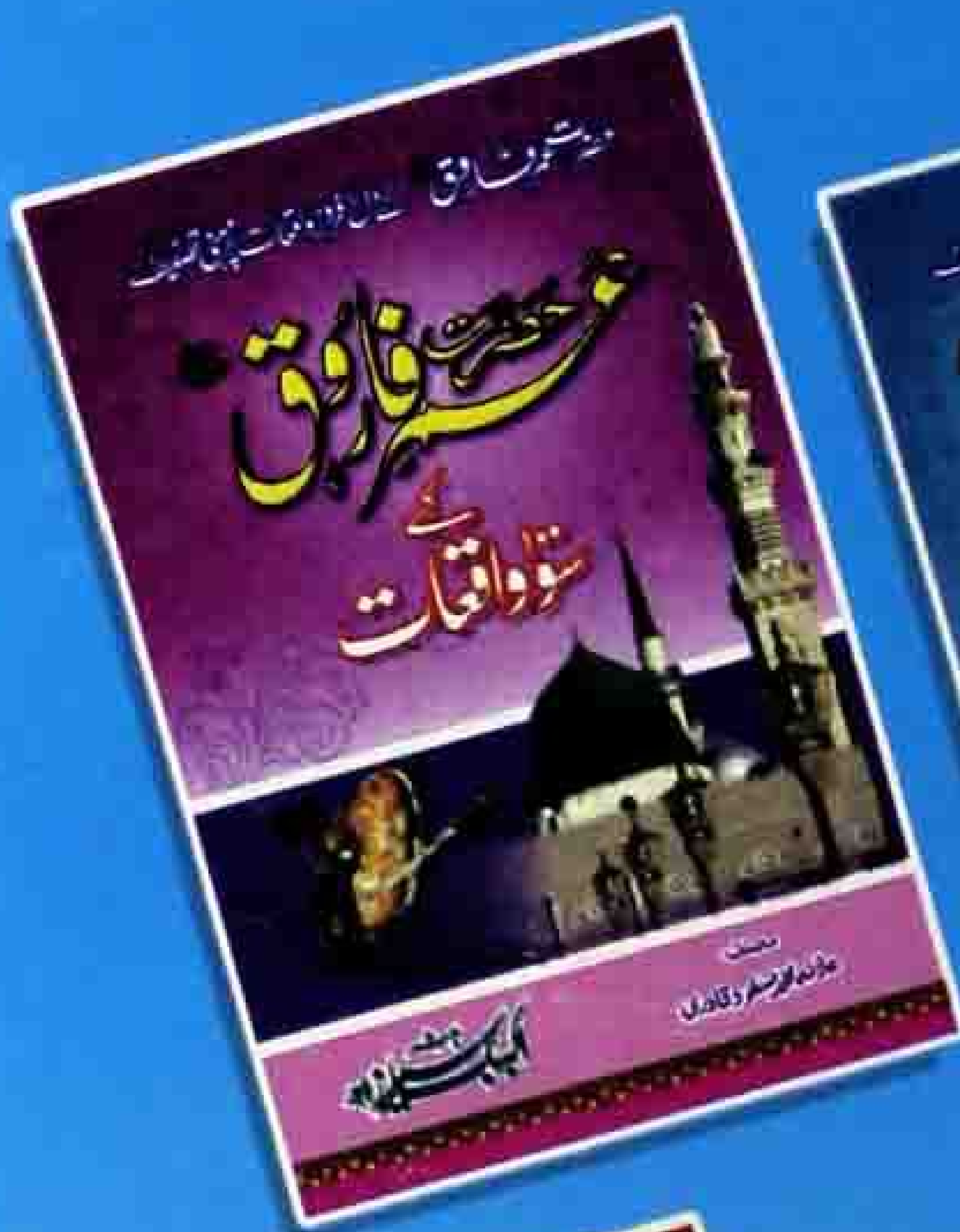
جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے سامنے جا کر رکھا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ ھذا ابوبکر جیسے ہی یہ الفاظ ادا

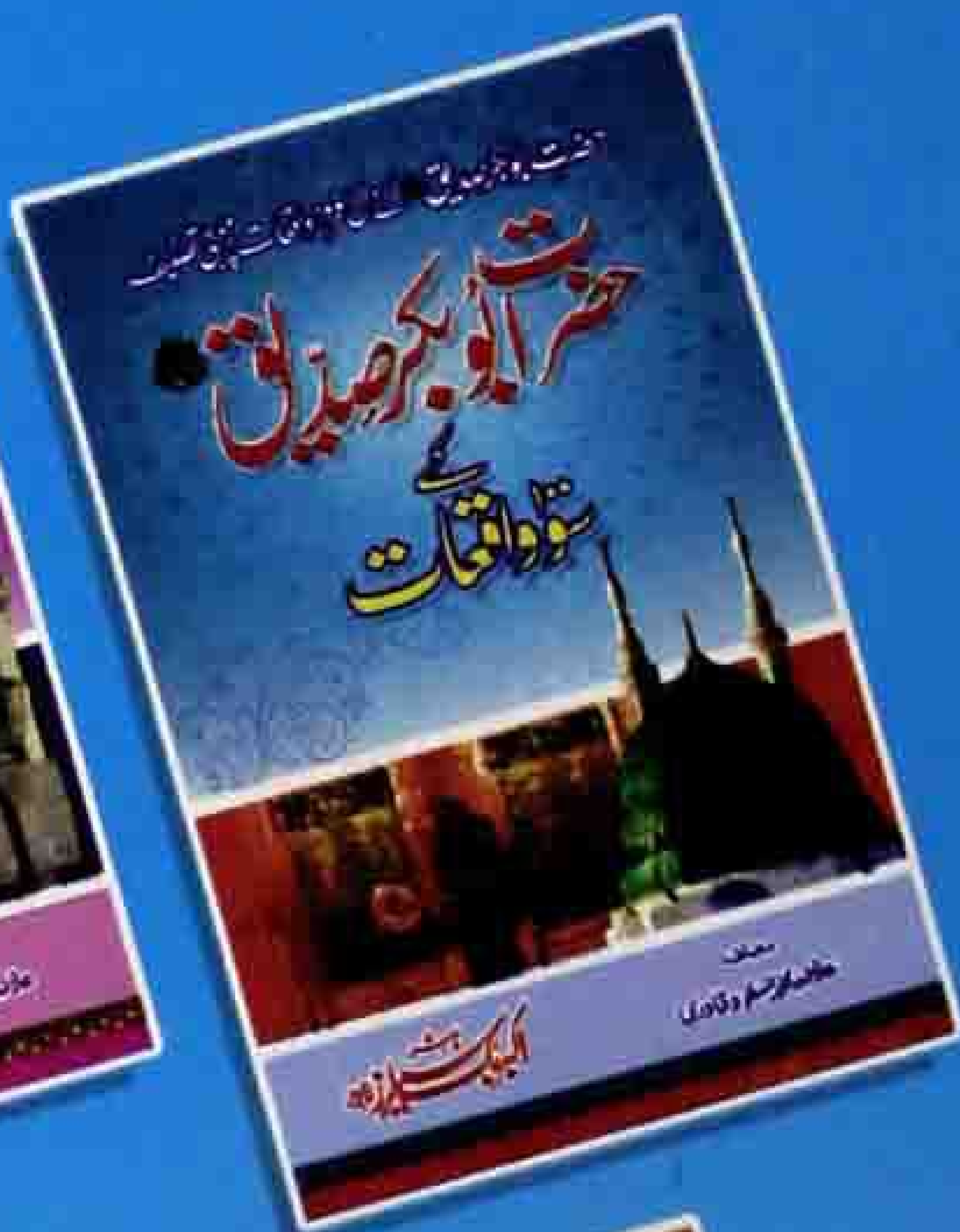
ہوئے روضہ رسول ﷺ کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک سے آواز آئی۔ ''حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔''

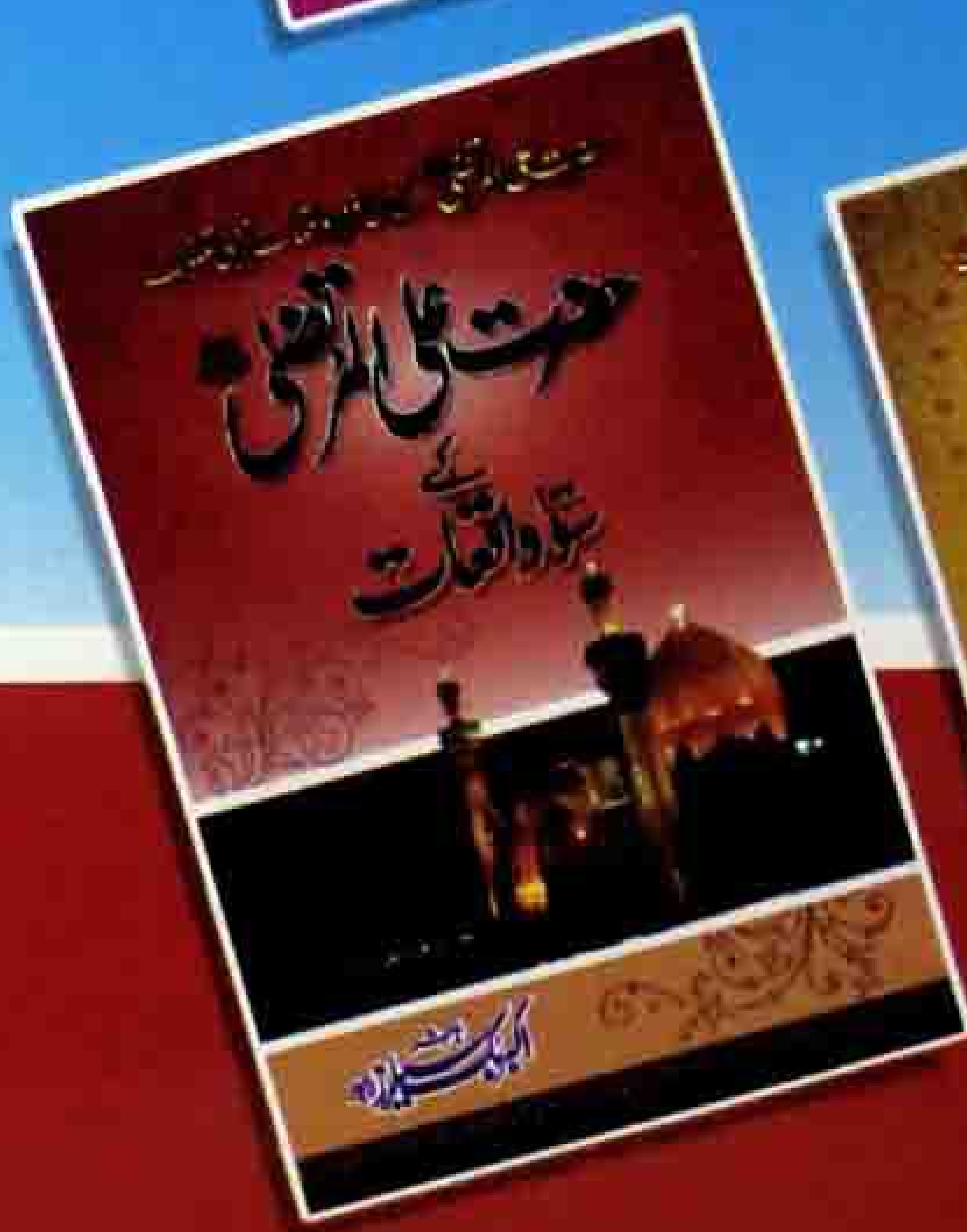


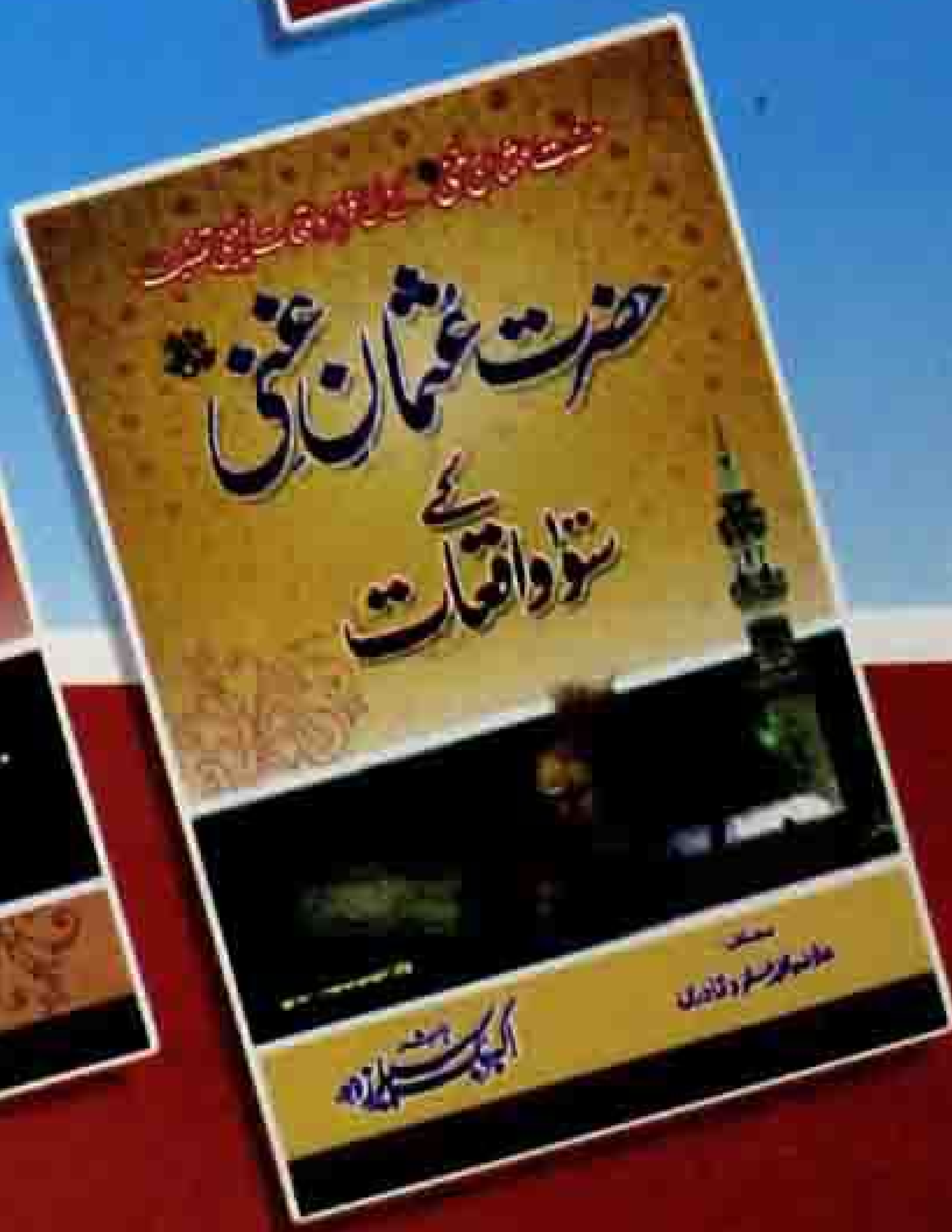
کتابیات

۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ مشکوٰۃ شریف
۵۔ ترمذی شریف
۶۔ تفسیر روح المعانی
۸۔ تاریخ طبری
۹۔ حیاتِ الصدیق رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط
۱۱۔ شرح فقہ اکبر
۱۲۔ کنز العمال
۱۳۔ شعب الایمان
۱۴۔ تفسیر کبیر
۱۵۔ تفسیر خازن
۱۷۔ کراماتِ صحابہ
۱۸۔ سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ.........از.........حبیب القادری









ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022